منحنا

عبدالعزیز خالد

شیخ غلام علی اینڈ سنز، پبلشرز
لاہور ◎ حیدرآباد ◎ کراچی

مَنحَمَنّا

عبدالعزیز خالد

مدینہ پبلشنگ کمپنی
ایم اے جناح روڈ۔ کراچی
فون [illegible]

مَنَمَنَّا

عبدالعزیز خالد

شیخ غلام علی اینڈ سنز لمیٹڈ، پبلشرز
لاہور ○ حیدر آباد ○ کراچی

طبعِ اوّل : اکتوبر ۱۹۶۶ء

طبعِ دوم : مارچ ۱۹۷۵ء

طبعِ سوم : ۱۹۸۵ء

طابع : شیخ نیاز احمد

بہ اہتمام : غلام علی پرنٹرز، اشرفیہ پارک، فیروز پور روڈ، لاہور

کتابت : نذیر ہاشمی، لاہور

مقامِ اشاعت :

شیخ غلام علی اینڈ سنز لمیٹڈ، پبلشرز،

ادبی مارکیٹ، چوک انارکلی، لاہور

اپنے مرحوم والدین کے نام

بِسْمِ اللّٰہِ تعالیٰ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

یا صاحِبَ الْجَمالِ وَیا سَیِّدَ الْبَشَر!

مِنْ وَّجْہِکَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَر!

لَا یُمْکِنُ الثَّنَآءُ کَمَا کَانَ حَقَّہٗ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر!

مُنْحَمَنَّا مُنْحَمَنَّا مُنْحَمَنَّا مُنْحَمَنَّا

ہے یہ منجملۂ اسمائے رسولِ مقبول

وَیُسَمّٰی بِالسُّرْیَانِیَّةِ مُشَفَّحٌ وَالْمُنْحَمَنَّا

——— اَلشِّفاء

قاضی عیاض اندلسی

وَقَدْ قَالَ اَبُوالْفَتْحِ الْیَعْمری فِی سِیْرَتِه : وَالْمُنْحَمَنَّا بِالسُّرْیَانِیَّةِ هُوَ مُحَمَّدٌ ۔ قَالَ الحلبی : وَهٰذَا الْکَلَامُ یَحْتَمِلُ مَعْنَیَیْنِ : اَحَدُهُمَا اَنْ یَکُوْنَ مَعْنَاهُ بِالسُّرْیَانِیَّةِ اسم مُحَمَّدٌ وَهُوَ فِی الْمَعْنِی الثَّانِی ——— اَظْهَرَ فَتَدَبَّرَ

وَقَالَ اِبْنِ اسحاق : هُوَ بِالزّنجانیه مُحَمَّد صلعم ۔

——— شرحِ الشفاء

——— العلی القاری

ـــــــــ قَالَ عیسیٰ بنِ مریم : لَابُدَّ مِنْ اَنْ تتمّ الکَلِمَةُ
الّتی فی النّامُوس انّھم اَبغضُونی مجّاناً اَی باطِلاً فلو قدجاءَ
المُنْحَمَنّاَ ھذا الّذی یُرسِلہُ اللّٰہُ اِلیکُم ....
فالمُنْحَمَنّاَ بِالسُّریانیۃِ مُحَمَّدٌ وَھُوَ بالرُّومِیَۃِ البَرقُلیطَس (فارقلیط)

ـــــــ ابن ہشام

وَالمُنْحَمِنّاَ لَا تَشُکُّوا اِنْ أَتیٰ
لَکُمْ فَلَیسَ مَجِیئُہٗ مَجھُولا

ـــــــ امام بوصیری

مُنْحَمَنّاَ : سُریانی لفظ ہے۔ حضرت محمدؐ کا نام مبارک ہے۔

لُغات الحدیث

علامہ وحیدُ الزّماں

شمنی نے اور بعض عُلما یعنی ابنِ وحید نے دونوں میموں کے فتحہ سے ضبط کیا ہے۔
(= مَنْحَمَنَ) اس کا معنی رُوحُ القدس ہے۔ اور یہ سُریانی زبان میں محمدؐ ہے۔

ـــــــ مواھِبُ اللّدُنّیہ (ترجمہ)

ـــــــ الخطیب القسطلانی

بابِ اوّل

مُطاعِ[1] آدم و انجم، ستارِ لوح و قلم
محمّدؐ امّیِ محبوبِ کبریا، صلعم

محمّدؐ انجمنِ کُن فکاں کا صدر نشیں
محمّدؐ افسرِ آفاق و سرورِ عالم

وہ عَبدُہٗ و رَسُولُہٗ، وہ اِسمُہٗ اَحمد
کتاب و حُکم و نبوّت کا خاتِم و خاتَم[2]

۱- جس کی اطاعت کی جائے، ضدِ مطیع -۲- مہر

حمُود و حامِد و حمّاد و احمد و محمُود
کریم و میرِ کِرام و مکرّم و اکرم

وہ لایموت سراجِ سُبُل، امامِ رُسُل
امیرِ قافلۂ سخت کوششِ اہلِ ہِمَم

ہے جس کا وصف و بیاں کانَ خُلقُہُ القرآن!
جو ہر جہت سے ہے فخم و مُفَخّم و افخم

جمیل و اجمل و کامل، مُکَمّل و اکمل
ستم زدہ بشریت کا محسنِ اعظم

خدائے لم یزل و لایزال کا کلمہ
نشیدِ سِلم و سلام و صلاۃ و حمد و حِکَم

۱- آمر- ۲- ج ہمت (ج = جمع)- ۳- ترانہ- ۴- ج حکمت-

ترانۂ ملکُوتی ، غِنائے لاہُوتی
نوائے پاکِ قُنوتی ، کہ جس میں زیر نہ بم

نثار نغمۂ داوُدؑ و لحنِ باربدی
ہیں حرفِ سادہ پہ قرباں، سماع وصَوت و نَغَم[1]

زباں سے نکلے نہ غیرِ فصیح لفظ کوئی
مُقِر ہیں اہلِ مقال و معارف و مُعجم[2]

بہشتِ گوشِ نیوشا[3] تکلّم و ترتیل
سخن میں زمزمۂ موجِ کوثر و زمزم

---

۱ - جِ نغمہ

۲ - لغت ، فرہنگ

۳ - نیوش - سُننے والا - شنُوا

اَحَد نے بخشی ہے مَا یَنطِقُ[1] کی جس کو سَنَد
جو نکتہ سنج ہے رمزِ آشنائے کیف و کم

وہ خوش بیاں کلمانی[2]، خطیبِ قُرآنی
بہ ہر فضیلت و تکرُّم ہے مُفَضَّل[3] و مُکَرَّم[4]

بساطِ حیّزِ امکاں ہے فرشِ پا انداز
شفق شمائل و گُل طلعت و بہار شِیَم[5]

ہے وہ افُق بہ افُقِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ[6]
اسی کے جلوے کی رشق، حُسنِ مُفتَتِنِ عالَم

۱- وَمَا يَنطِقُ عَنِ الهَوىٰ (۳:۵۳) خواہشِ نفس سے وہ نہیں بولتا۔
۲- جَیِّدُ الکلام و فصیح ۳- صاحبِ فضیلت ۴- صاحبِ مکرمت
۵- ج شِیَمَة - طبیعت، خو ۶- ۱:۸۶ قسم ہے آسماں کی اور شب کو آنے والے کی

طلیعۂ سحر و ماہِ بے محاق[1] و کلف[2]
ہے آب و تابِ تباشیرِ رُخ بیاضِ کرم

جبیں ہے سینے کے انوار سے فروغانی[3]
ہے فطرتاً مُتبَسِّم وہ صاحبِ مَبسَم[4]

شمیمِ خلدِ بریں، کاکُلِ مُجعّد میں
سحابِ رحمتِ رحمان، زُلفِ غالیہ شَم[5]

مئے طہُور سے سرشار پُر خمار آنکھیں
ہے ماورائے بیاں جن کے کیف کا عالم

۱- چاند کا گھٹاؤ۔ ۲- چہرے کی جھائیاں، داغ، دھبّہ۔ ۳- تابناک، پُر فروغ۔
۴- مسکراہٹ، تبسّم، مَبسِم: مسکراتا ہُوا چہرہ، آگے کے دانت۔
۵- بُو، قُوّتِ شامہ، شمیدن، سُونگھنا۔

طبیعتِ مُتوازن سے باغِ دل کی ہوا
بہار ہو کہ خزاں معتدِل بہرِ موسم

خوش اختلاط، مِلنسار، مُستقیم مزاج
ہے جس کی غاشیہ بردار نکہتِ یاسَم[1]

سفر میں جس کو شجر جُھک کے سایہ کرتے ہیں
وہ وَالضُّحیٰ رُخ و ریحاں نفَس، نسیم نَسَم[2]

ہیں جس کے شیفتہ دلدادگانِ حُسن و جمال
عفاف و عدل و شہامت[3] ہیں جس کے خیل و خَدَم[4]

۱- یاسمن، یاسمیں۔
۲- ج نسمۃ، نفَس، رُوح، تنفّس، بادِ نرم۔
۳- بہادری، عظمت
۴- ج خادِم

وہ جس کے طلعتِ تاباں سے روشنی لے کر
ہے نُور بخشِ سحَر، لَیلِ مُظلم و اَقتَم[1]

وہ جس کا بیضوی چہرہ ہے چاند کا ٹکڑا
وجیہہ و خوشدل و بیدار مغز و تازہ دم

نکو خصال و نکو منظر و نکو مخبر
دفیؔ و اَوفیٰ و اَوّاب و اقویٰ و اَقدم

جو دیکھے زلفِ چلیپا و عارضِ زیبا
پُکارے: نُور علیٰ نُور ہے خَم اندر خَم!

بہارِ گلشنِ ایجاد و حُسنِ ہفت رُواق
گُلِ سرِ سَبَدِ دُودہُ[2] بنی آدم

۱- شب دیجور - تاریک رات - ۲- دُود مان - خاندان

وہی ہے جانِ جہاں، تاجدارِ محبوباں
دِلوں کا قائد و قمقام[1] و پاسبان و مِئَمّ[2]

امامِ سُبحۂ خاصان و ویژگانِ[3] خُدا
نہیں ہے جس کا کوئی قول و فعل غیر اہم

زباں پہ لفظِ دُر آتا ہے جس کے نام کے بعد
ہے جس کا نقشِ قدم مخزنِ دُر و دِرہم

اسی کو صاحبِ خُلقِ عظیم کہتے ہیں
وہی ہے نوعِ بشر کا مُعَلّمِ اعظم

۱- سردار - السیّد الجواد - السیّد الجلیل - مُقرَّم - البعیر المکرّم لا یُحمَلُ علیہ وَلا یُذلَّلُ
۲- امام ، رہنما
۳- برگزیدگان

یتیمِ وادیِ بطحا ہُوا عزیزِ جہاں
عرب کی شمع بنی مہرِ نیم روزِ عجم

نسیمِ نجد میں ہے راح[1] و رَوح[2] خُلدِ جناں
نشاطِ ہر دو جہاں، سیلِ موج میں مُدغَم

یہاں کی ریت ہے سونا، یہاں کی خاک عبیر
حریمِ گنبدِ خضرا ہے ہمقرانِ حَرَم

پڑی کرن تو چھٹی ظُلمتِ ہیولانی
پگھل کے بہہ گئے قصرِ مشید[3] ظُلم و ظُلَم[4]

دُرُود بر نبیِ آخرُالزماں کہ جو ہے
سلیم و صاحبِ تسلیم و سالِم و اَسْلَم

۱- راحت، بادہ ۲- خوشبو، تازگی ۳- گچ کیا ہُوا، مضبوط ۴- ج ظُلمت

اسی کا نام ہے لاقی[1] و لبنہ[2] و لائم[3]

اسی کو کہتے ہیں کندیدہ[4] و قیم[5] و قسم[6]

ضحوک[7] و ضارع[8] و فتاح و فرط[9] و فارقلیط[10]

کہ جس کے مرتبے سے آشنا حطیم و حرم

عزیز[11] و عدہ[12] و عمدہ عروف[13] و عف[14] و عطوف[15]

غیاث و غوث و غطمطم[16]، خدیو عرب و عجم

۱- خدا سے ملاقات کرنے والا - ۲- آخری اینٹ: قالَ: اَنا اللَّبِنَةُ - ۳- ملامت کرنے والا (بدکاروں کی)

۴- کامل - اِسمُہٗ فی الزبُور - ۵- وجیہہ و شکیل - خوبرو - ۶- تقسیم کرنے والا - قاسم - بڑا سخی

۷- ضحاک - ضحاک - بہت ہنسنے والا - ۸- خشوع و خضوع کرنے والا

۹- میر سامان - قیامت میں ذخیرہ - فَرطُ الاُمَّۃِ

۱۰- اِنْ یَدْعُہُ الاِنجیلُ فارقلیطَہ

فلقد دعاہُ قبلَ ذٰلکَ اِیلا ——— بوصیری

۱۱- غالب - ۱۲- اَلعُدَّۃ - ذخیرہ - ۱۳- بلند مرتبہ - ۱۴- عفیف - پاک دامن

۱۵- مہربان - محسن - ۱۶- وسیع المشرب - بُردبار - واسعُ الاخلاق -

کلیم و کامل و اکلیل[1] و کاف[2] و کہف[3] و کفیل

نجیّ[4] و منجی[5] و مختار و صاحبُ الخاتم[6]

وصول و واصل و موصول و عاقب[7] و ثاقب

مہیمن[8] و فلج[9] و فطن[10] و فارِق[11] و فدغم[12]

شہید و شاہد و مشہود و ناصر و منصور

کہ جس کی شرع میں دُنیا و دیں ہُوئے ہیں بہم

---

۱ - سرتاجِ (انبیا)

۲ - کافی - کفایت کرنے والا

۳ - جائے پناہ - بڑا غار

۴ - ہمکلام ہونے والا (خُدا سے) رازدار - حُدی خواں

۵ - نجات دہندہ - مُنجی

۶ - مُہر والا

۷ - سب نبیوں سے پیچھے آنے والا

۸ - نگہبان

۹ - اَفلج - فراخ دانتوں والا

۱۰ - فطین

۱۱ - فاروق - حق و باطل میں فرق کرنے والا۔

۱۲ - اَلحَسَنُ الجَمِیْلُ والعظیمُ الجلیل

قتول[۱] و قُدوہ[۲] و قتّال و قائت[۳] و قانت[۴]

وہ میرِ عجم و عرب ، برقلیطس[۵] و دُہشم[۶]

نصیح و ناصح و مصباح و مہدی[۷] و مُہدی[۸]

یہ عرش و فرش اسی کے، اسی کے لوح و قلم

مُبِرّ[۹] و مُصلح و صالح ، مؤمَّل[۱۰] و مأمول

ظفور[۱۱] و صاحبِ سلطان[۱۲] و مُغنم[۱۳] و مُقسم[۱۴]

---

۱ - ماہرِ جنگ

۲ - رہنما

۳ - قُوت سے - اہل وعیال پر خرچ کرنے والا - قوّام

۴ - قُنوت سے - فرماں بردار

۵ - فارقلیط

۶ - سہلُ الخُلق - نرم خُو

۷ - ہدایت یافتہ

۸ - ہادی - رہنما -

۹ - نیکی کرنے والا - نیکوکار

۱۰ - اُمیدوار

۱۱ - ظفرمند - فیروزمند

۱۲ - غلبہ وقدرت

۱۳ - مالِ غنیمت

۱۴ - تقسیم - بانٹ

مُنیر و نور و سراج و صفیؐ[1] و حقؐ و حبیب
کہ جس کی انگلیوں سے پھُوٹے چشمۂ زمزم

مُجیب و مُقتفیٰ[2] و مُحییٰ[3] مُقفّیٰ[4] و ماحی[5]
کہ جس کے ہاتھ میں ہے عدل و حمد کا پرچم

باالاتّفاق ہے جو میرِ کاروانِ رُسُل
شہِ ولایتِ کُن ، فخرِ دُودۂ آدم

کہ جس کی بے سر و برگی کے سامنے محجوب
شکوہِ کسریٰ و کَے ، شوکتِ سکندر و جم

۱- چُنا ہُوا - برگزیدہ
۲- پیچھے آنے والا
۳- زندہ کرنے والا
۴- پیچھے آنے والا
۵ - مٹانے والا (کفر کو)

١
دلیل و داعی و مدعو، مُصَحِّحُ الحسنات

٢ ٣ ٤
وہ صاحبُ الفرج، کاشفُ الکُرَب، احلم

کہ جس کا ذکر ہے سامانِ اہتزازِ قلوب

کہ جس کی یادِ گلِ جاں کو رشحۂ شبنم

رسولِ واجد و موجود و حاضر و غائب

نشانِ راہِ ہدایت ہیں جس کے نقشِ قدم

٥
ہے جو یگانۂ آفاق و قبلۂ اشواق

٦
ہے جس کے ہاتھ میں کونین کی زمام و لُغُم

١- صحیح کرنے والا نیکیوں کا
٢- صاحبِ کشائش
٣- سختیوں کا کھولنے والا - مشکل کشا
٤- نہایت حلیم
٥- رج شوق
٦- لغام - لگام

کبیرِ کوکبۂ انبیا کہیں جس کو
وہ تاجدارِ دو عالم، خدیوِ فضل و کرم

فضیل و فاضل و افضل، مفضّل و مفضال
جمال و خیر کا منبع و معدن و منجم[1]

وہ شہریارِ سپہر اقتدار و فرّخ فر
وہ بادشاہِ فلک احتشام و دہر ہمم

زمانہ صبحِ ازل سے تھا منتظر جس کا
تھے جس کے واسطے سرگشتہ اشہب و ادہم[2]

وہ شاہکارِ ید[3] صانعِ علی الاطلاق
ستارہ رایت و مہ پرچم، آفتاب علم

۱- کان -۲- لیل و نہار، رات اور دن -۳- ہاتھ -

منارِ معدلت و اعتدال و استقلال

نہ اُس سا صاحبِ وعدہ، نہ اس سا اہلِ ذِمَم[1]

وفائے عہد میں اس سے دبے سَمَوْءَل[2] بھی

کوئی نظیر کہیں ہو گی تو بہ کتمِ عدم

۱- ج ذِمّہ۔

۲- اَلسَّمَوْءَل (بن عادیاء)

جب شکست خوردہ اِمرؤُالقیس نے اپنے دشمنوں کے مقابل کمک حاصل کرنے کے لیے قیصرِ روم کے پاس جانے کا ارادہ کیا تو اس نے اپنی زِرہیں، اسلحہ اور دوسرا ساز و سامان سموءَل کے پاس بطورِ امانت رکھوا دیا۔ اس کی ناگہانی (اور زہر آلود) موت کے بعد شاہِ کندہ نے ان زِرہوں اور اسلحہ کا مطالبہ کیا۔ انکار پر اس نے سموءَل پر فوج کشی کر دی۔ سموءَل قلعہ بند[1] ہو گیا۔ بادشاہ نے سموءَل کے ایک بیٹے کو جو قلعے کے باہر تھا، گرفتار کر لیا، اور پھر قلعے کے گرد گھوم کر سموءَل کو آواز دی۔ اس نے قلعے کے اوپر سے جھانکا تو کہا: تیرا بیٹا میرے قبضے میں ہے۔ اگر تُو زِرہیں اور ہتھیار میرے حوالے کر دے تو مَیں چلا جاؤں گا اور تیرے بیٹے کی جان بخشی کر دُوں گا۔ بصورت دیگر اسے تیرے سامنے ذبح کر ڈالوں گا۔ ان دو صورتوں میں سے جو چاہے پسند کر لے! سموءَل نے کہا: مَیں نہ تو امانت شکنی کروں گا اور نہ بے وفائی۔ تُو جو چاہے کر۔ یہ مُنہ توڑ دو ٹوک جواب سُن کر بادشاہ نے اس کے لختِ جگر کو اس کی نگاہوں کے سامنے ذبح کر ڈالا۔ اور پھر ناکام و نامراد محاصرہ اُٹھا کر واپس چلا گیا ــــــ (ہمہ شوق آمدہ بودم، ہمہ حرماں رفتم) ــــــ سموءَل نے حج کے موقع پر زِرہیں

(باقی حاشیہ صفحہ ۲۵ پر)

جہانِ صبر و رضا، آسماں توکّل کا

مہینِ کشورِ معنیٰ، امینِ کنزِ حِکَم

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۴ سے آگے)

اور ہتھیار امرؤالقیس کے جائز وارثوں کے سپرد کر دیے اور کہا:

وَفَیْتُ بِاَدْرُعِ الْکِنْدِیِّ اِنِّیْ اِذَا مَاخَانَ اَقْوَامٌ وَفَیْتُ

مَیں نے کِندی کی زِرہوں کے ساتھ وفا کی۔ جب اور لوگ خیانت کرتے ہیں تو مَیں ایفائے عہد (وفا) کرتا ہُوں۔

اس کے یہ شعر ہیں:

اِذَا الْمَرْءُ لَمْ یَدْنَسْ مِنَ اللُّوْمِ عِرْضُہٗ فَکُلُّ رِدَاءٍ یَرْتَدِیْہِ جَمِیْلٗ

جب تک کسی شخص کی عزت سفلہ پن سے آلودہ نہ ہو۔ وہ جو چادر بھی اوڑھ لے اسے پھبتی ہے۔

تُعَیِّرُنَا اَنَّا قَلِیْلٌ عَدِیْدُنَا فَقُلْتُ لَھَا: اِنَّ الْکِرَامَ قَلِیْلٗ

وہ ہمیں اس پر عار دلاتی ہے کہ ہماری تعداد کم ہے۔ سو مَیں نے اس سے کہا:
کہ شُرفا کم ہی ہُوا کرتے ہیں۔

یُقَرِّبُ حُبُّ الْمَوْتِ آجَالَنَا لَنَا وَتَکْرَھُہٗ آجَالُھُمْ فَتَطُوْلُ

مَوت کی محبت ہماری مَوت کو ہمارے قریب تر کر دیتی ہے اور ان کی کراہتِ حیات (یعنی حریفوں کی) اجل سے کراہت کرتی ہے۔ اس لیے دراز ہو جاتی ہے۔

وَمَا مَاتَ مِنَّا سَیِّدٌ حَتْفَ اَنْفِہٖ وَلَا طُلَّ مِنَّا حَیْثُ کَانَ قَتِیْلٗ

ہمارا کوئی سردار طبعی مَوت نہیں مَرا اور ہمارا کوئی مقتول ایسا نہیں۔ جس کے خُون کا بدلہ نہ لیا گیا ہو۔ چاہے وہ کہیں بھی قتل ہُوا ہو۔

اِذَا سَیِّدٌ مِنَّا خَلَا قَامَ سَیِّدٌ قَؤُوْلٌ لِمَا قَالَ الْکِرَامُ فَعُوْلُ

جب ہم میں سے کوئی سردار گزر جاتا ہے۔ تو دوسرا سردار اس کی جگہ کھڑا ہو جاتا ہے جو

(باقی حاشیہ صفحہ ۲۶ پر)

کہے جو مضطرب اعرابیہ سے: لَاتَخْشَیْنَ[1]

پسر ہوں اس کا، تھی جس کی غذا قدید[2] و غشم[3]

بنا جو بعد میں چوپانِ نسلِ انسانی

صغر سنی میں رہا وہ شبانِ[4] غولِ غنم[5]

۱- مجھ سے ڈرمت، مجھ سے خوف نہ کھا - ۲- ٹکڑے ٹکڑے کرکے سکھایا ہوا گوشت - ۳- سوکھی (خراب) روٹی - ۴- گڈریا - ۵- بکریاں -

---

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۵ سے آگے)

شرفا کی سی باتیں بھی کرتا ہے اور کام بھی -

——— بلوغ الادب (۱) قصص العرب (۱)
الامثال (۲) الغرر - المستطرف (۱)

---

۱ (امرؤ القیس تقریباً ۵۴۰ء میں جبلِ عسیب میں دفن ہوا - سموءل کا سنِ وفات تقریباً ۶۵ قبل ہ ہے - اس کے قلعے کا نام ابلق فرد (الابلق الفرد) تھا - جسے اس کے باپ نے تیماء میں بنوایا تھا - اس کے بارے میں وہ کہتا ہے:

رسا اصلہ تحت الثریٰ وسما بہٖ

اِلَی النَّجْمِ فرع لاینال طویل

جسے سن کر ذہن بے ساختہ قرآن کی اس آیت کی طرف جاتا ہے -

کشجرۃٍ طیّبۃٍ اصلھا ثابتٌ و فرعُھا فی السماءِ ۱۴ : ۲۴)-

دلیل و بدرقہ[1] راہِ پیچدار حیات
حُدُودِ راعی[2] و مَرعیٰ[3] کا مُرشد و مَعْلَم[4]

جسے ہر اک نے کہا: اَلْاَمِیْنُ وَالصَّادِقْ!
بہ بزم و رَزم ـــ عظیم و مُعَظَّم و اعظم

بجاں عَزُوم[5] و مُصَمّم، بدل اَخُو ثِقَۃٍ[6]
حلیم و عازم و حازم، مُقاوِم[7] و مِغْشَم[8]

وہ خوش لقب نبیِ صالح و رسُولِ کریم
عرب کا سَیِّد و دیّانِ[9] مرزبومِ[10] عجم

۱۔ رہبر۔ ۲۔ چرواہا۔ ۳۔ چراگاہ۔ ۴۔ علامت، نشانی ج مَعالِم۔ ۵۔ اپنے ارادے پر قائم رہنے والا ۶۔ معتبر۔ شجاع۔ ۷۔ مقاومت (مقابلہ) کرنے والا۔ ۸۔ بڑا بہادر، دلیر۔ ۹۔ قاضی، حاکم، مُحاسِب و مُجازی۔ ۱۰۔ سرزمین۔

خطاب جس سے ہے : اِقرأ بِاسمِ رَبِّکَ[1] کا
ہے جس کے فیض سے مُعجز نوا صریرِ قلم

نظر جُھکا کے کہے : مَا اَنا بِقَارِیٔ[2] !
علیم و عالِم و اَعْلَم کے لب پہ : لَا اَعْلَم !

لَقَدْ خَشِیْتُ عَلیٰ نَفْسِی[3] اُس کے ہونٹوں پر
ہے جو فروغِ تجلّی سے مُبْشَر[4] و مُؤْدَم[5]

۱- اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۹۶ : ۱ پڑھ اپنے خُداوند کے نام سے جس نے پیدا کیا - ۲- نہیں ہوں مَیں پڑھا ہُوا - ۳- خوف ہے اپنی جان کا مجھ کو (بُخاری ، کتابُ الوحی) - ۴- تر و تازہ ، بشّاش ، بشیر ، تجربہ کار - ۵- عاقل و فرزانہ ، ظاہر و باطن کے لحاظ سے اچھا -

اصله مِنْ اَدَمَةِ الجلد وبَشَرتِهٖ ــــ فَالْبَشَرَةُ ظاهِرُهٗ وَهوَمَنْبَتُ الشَّعْرِ وَالْاَدَمَةُ باطنهُ وهوالّذی یَلی اللحمَ ــــ اِنّهٗ قدجمعَ بینَ لِیْنِ الْاَدَمَــةِ وَخُشُونَةِ الْبَشَرَةِ - سرد و گرم چشیدہ ، مردِ کامل -

الذی قدجمعَ لِیناً وَشدّةً معَ الْمعرفةِ بالامورِ
ــــ اِذا کَانَ کاملاً مِنَ الرِّجالِ
- اِمْرَأَةٌ مُؤدمَةٌ مُبْشَرَةٌ ــــ تامّةٌ فی کُلِّ وَجْهٍ

ہے بزمِ راز میں رِندوں کے لب پہ: ہُو ہُو ہُو

ہے چشمِ مردُمِ آگاہ میں وہ پُرشوتم[1]

پرتی سُرگ مہامد[2] سے جس کو یاد کرے

ہے خُلق و خَلق و شمائل میں وہ گرُو نُرپم[3]

ہے ایلیاہ[4] وُہی اور استتی[5] بھی وُہی

وُہ درس گاہِ جہاں کا مُعلّمِ اعظم

۱- بہترین انسان جس کا کوئی مدِ مقابل نہ ہو

۲- سہ اے تاسی مَن نشرے ملیچھ آچاری ین سمانی بَث ؛ مہامد ای خیات ششش بے شَمَا سمانی بَث

ایک غیر مُلک کا رہنے والا اور غیر مُلکی زبان بولنے والا روحانی اُستاد اپنے دوستوں (صحابہ) کے ساتھ ظاہر ہوگا۔ اُس کا نام محمدؐ ہوگا۔

۳- جس کی برابری نہ ہو سکے۔ بے نظیر۔ لاثانی۔

۴- وہ نبی (توریت)

۵- استوتریتہ (ژند) تعریف کیا گیا۔

مگھونہ[1]، ست پتی[2]، مَیتریہ[3]، سُشروش[4]، مَامَح[5]

وہ جس کی ذات ہے غیب و شہود کا سنگم

مدھومتی[6] کہیں اس کو مُحمّدیم کہیں

وہ تاجدارِ مدینہ، وہ شہریارِ حرم

وہ نورِ نیّرِ اکبر، وہ برزخِ کبریٰ

زبانِ پالی میں جو ہے تتھا گتھا[8] سَشیم[9]

۱- دولت مند سخی (رِگ وید) -۲- حق پرست، صادق، حق نواز (رِگ وید) -۳- میتریہ، میتریتا، رسُولِ رحمت، سلامتی والا، رحمۃٌ للعالمین، رؤُوف و رحیم، صاحب خُلقِ عظیم (صحائفِ بُدھ) میتیا۔ مہربان۔ دوست۔ میتری۔ معلّمِ محبّت۔ مخلوق کا خیر خواہ۔ رشر بُدھ۔ رحمت کا بُدھ۔ خیرالبشر۔
۴- بے یار و مددگار (رِگ وید) -۵- مَامَح رشی ___ ستودہ (رِگ وید) -۶- شہد والا (کال چکر)۔
۷- محمّد ی م جمع تعظیمی ___ ستودہ۔ حِلّو محمّدیم زہِ دُودِیُ زہ رعِی (بِرعی) - وہ میرا محبوب ہے میری جان (غزل الغزلات) -۸- وہ اُس راہ پر چلا۔ گزشتہ انبیاؑ اور بُدھوں کے نقشِ قدم پر چلنے والا ___ یا یُتھا ودی تتھا چرتی ___ جیسے وہ کہتا ہے ویسے ہی عمل کر دکھاتا ہے (صحائفِ بُدھ)۔
۹- ستیا تما، حقیقت، صداقت، سچی رُوح والا۔

وہی قرارِ دلِ ہفت دُخترِ خضرا
گواہ اس کی ہے پرتھم[1] کہ ہے وہی پُرتَم[2]

مُرورِ وقت سے اُپ نام[3] ہی بنے شُبھ نام[4]
الگ نہ ہو سکے اِسمِ صِفَت سے اِسمِ عَلَم

شمار کرنے چلیں اس کی خوبیوں کا اگر
تو ساتھ چھوڑ دیں تھک کے نیل، سنکھ، پدم

وہی ہے شمعِ شبستانِ بے در و دیوار
اسی کی آس ہے آشا کے پھول بن کا اَلَم[5]

۱- زمین، دُنیا
۲- اعظم و اعلیٰ
۳- لقب، عرف، خاندانی نام
۴- اسمِ شریف، نامِ مبارک
۵- المب، سہارا، بیلوں وغیرہ کو سہارا دینے کے لیے جو شاخیں گاڑی جاتی ہیں۔ بیساکھی۔

ہے جوت جس کی فسوں خیز چاندنی کی طرح
شریر[1] جس کا پوِتر اور آتما ہے پرم[2]

اسی کو کہتے ہیں ماتے: جگت[3] جگاون ہار
اسی کے نُور سے تَتَ چھن میں دُور رات کا تم[4]

شعاعِ حُسنِ دلارا سے رُوئے گُل فق دَق
عرق عرق نگہِ چشمِ سُرمہ سا سے پدم[5]

سحر لقا نبیِ رحمت و امامِ ہُدا
جو عکسِ رُخ سے مُقمَّر کرے شبِ اَہیَم[6]

۱- جسم - ۲- نخستیں - برتر - افضل - ۳- جگ، جہان، زمانہ - ۴- اندھیارا، تاریکی، اندھیرا-
۵- کنول - ۶- لَیلِ مُظلِمٌ، لَیلِ اَھیَمُ وَ لَیلَۃٌ ھَیماءُ

ﮯ وہ اماوس کی گھٹا ٹوپ منجھیلی راتیں
جن میں مہتاب ہو رُو پوش، ستارے محجوب
——— (سلومی)

وجود جس کا کتابِ مکارمِ اخلاق
بزرگوار و بلند اختر و بلند ہِمَم

ہے جس کی ذاتِ مطہّر خمیرِ مایۂ کَون
ہیں جس پہ آئنہ اَسرارِ مخفی و مُبہَم

پُکارتا ہے پیاپے : اَنَا رَسُولُ اللّٰہ![1]
خیالِ سود و زیاں ہے نہ فکرِ مدحت وذم

وہ گوہرِ صدفِ قُلزمِ زمان و مکاں
ہے جس سے خاطرِ قلّاش[2] بگاں نژند[3] و دُژم[4]

۱- مَیں رسُولِ خُدا ہُوں - ہُوں مَیں اللہ کا فرستادہ
۲- بج قلّاب - دغاباز -
۳- غمگین - ادندھی -
۴- اُداس - غصیلی -

وہ کانِ حکمت و ادراک و فہم و استبصار
مزاجِ کفر ہے جس سے مُنَغَّص و برہم

جو شہرِ علم ہے، علّامۂ الٰہی ہے
نظر خبر کا ظہورِ تمام و تام و اَتَم

ہر اِک سخن ہے حکیمانہ جس مُحکِّم[1] کا
ہر ایک حکم ہے جس کا مُحَکَّم[2] و مُحکم

پُکارے نوعِ بشر: سَیّدُ البَشَر جس کو
جو راہِ حق میں رہا مُبتلائے رنج و سَقَم[3]

---

۱ - اپنے نفس کے ساتھ انصاف کرنے والا - ناہی - پیر مردِ جہاں دیدہ - فرزانہ

۲ - آزمودہ - دانشمندانہ -

۳ - سُقم - بیماری - خرابی

پیام جس کا ہے : وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہ![1]

کیا دماغ و دِل مُنفَصِل کو جس نے بہَم

بیک کرشمہ جو مُعْوَج[2] کو مستقیم کرے

مُذِلّ و مُخزِیِ[3] ظلّام و ظالم و اَظلَم

غرور توڑے جو بدمست قہرمانوں کا

نہ ہو مفاد و مصالح کے سامنے کبھی خَم

ضیا و زمزمہ بخشے اَصَمّ[4] و اعمیٰ[5] کو

بحکمِ قُلْ[6] ہو سخن آشنا لبِ اَبکَم[7]

۱- وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعاً وَلَا تَفَرَّقُوْا - ۳ : ۱۰۳

اور تم اللہ کی رسّی کو پکڑ لو مل کے سب مضبوط اور

تفرقے میں مت پڑو

۲- ٹیڑھا - ۳- ذلیل و رسوا کرنے والا - ۴- بہرا - ج صُمٌّ - ۵- اندھا - ج عُمْیٌ -

۶- کہہ ! بول ! - ۷- گونگا - ج بُکْمٌ -

بیک نگاہ کرے سلب سمیّت سَم[1] سے
ملے گر آبِ دہن اس کا شہد ہو عَلقَم[2]

اثر سے جس کے مسِ خام ہو زرِ خالص
نظر سے سوختہ بیخ و بُنِ نِقار[3] و نِقم[4]

ملے جو ریشمی بالوں میں روغنِ سِمسِم[5]
ہیں جس کے زمزمہ پرداز خُسروانِ عجم

ہزار بار نثار اس کی کالی کملی پر
گلیمِ مُوسیِٰ عمران و چادرِ مریم

۱۔ زہر
۲۔ حنظل، تھوہر، اندراین
۳۔ حقد، خصومت، عداوت
۴۔ ج نِقمت، کینہ
۵۔ کُنجد، تِل

بہ اِتّصالِ عبودِیّت و رُبُوبِیّت

ہے جو مربّیِ خاص و اخصّ و عام و دائم

وہی جو کہفِ وراہے، عمادِ کافِ انام

صَدُوق و صادقُ الاِقرار و استوار زُمَم

رُمُوزِ کُنْ فَیَکُوں جس پہ مُو بمُو روشن

وہی جو خَتمِ رُسُل ہے وہی جو فخرِ اُمَم

وہ عقلِ اوّل و اعلیٰ، حقیقتِ اَسماء

وہ نَفسِ کائنہ و رُوحِ خالد و اعظم

ہے جس کی رائے اموراتِ دین و دُنیا میں

سدید و صائب و مُتقن، مُرَجّح و مُحکَم

ہے حُزن جس کا رفیق اور علم جس کا سلاح
جو والی و مُتعالی ہے اَفہم و اشہَم[1]

نہ دے جو حُکم کسی کو بغیر اِستمزاج[2]
وہی جو قیّمِ[3] اقدار ہے قِوامِ[4] قیَم[5]

صفت ہے عاصم و معصوم و مُعتصم جس کی
جو محتشم کہ ہے تمثالِ اعتصام و عِصَم[6]

سعید و سعد و مساعِد، مطیّب و طیّب
بہ عجز و عفّت و عصمت، مُقدّم و اَقدَم

۱۔ اَلسّیّدُ النّافِذُ الحکم، الذّکیُ الفؤاد۔ ۲۔ مرضی پوچھنا۔ بتا تیری رضا کیا ہے؟
۳۔ قائم رکھنے والا۔ قیّام۔ قیّوم۔
۴۔ نِظام و عِماد۔ ستون جس کے بَل کوئی چیز کھڑی ہو۔ بڑا رکن۔ اہم ترین جزو۔
۵۔ ج قیمت۔ ۶۔ ج عصمت

عطائے حق کا جو قاسم ہے وہ ابُوالقاسم
مَلیکِ مُقسِط و مُعطی و مُقتدِر کی قسَم

- وہی مُقتسِم و قسّامِ گنجِ ربّانی
مُلِمّ[1] شاد روان[2] و مُعَمّ[3] پاک شِیَم[4]

جسے خدا نے خزانے خدائی کے سونپے
وہی مُقوّم[5] و قوّام و قائم و اَقوم

ہے ریگِ گرمِ بیاباں، حریرِ گُل جس کو
لبوں میں جس کے ہے تریاق، آنکھ میں مرہم

۱- یَلُمّ النّاسَ ای یُصْلِحُ اَمْرَھُمْ وَیَجْمَعُھُمْ - ۲- جان ، رُوح -
۳- کریمُ الْاَعمام - کانَ یَعُمّ النّاس بِبِرّہٖ وَفَضْلِہٖ - ع لَاَنْتَ مُعِمٌّ فی المکارِمِ مُخْوِلٌ
۴- ج شِیمۃ - طبیعت - خُو -
۵- سیدھا رکھنے والا -

بشوش و صابر و شاکر، بشیر و مُستبشر

بہ صُبح گاہِ مَغانم[1]، بہ شام گاہِ اِزَم[2]

فراخ حوصلہ، خندہ جبین و عالی ظرف

نبیہ[3] و سیّدِ سادات و خوش خصال و خِضَم[4]

شفیعِ روزِ جزا، شافع و مشفّع ہے

بفکرِ اُمّتِ مرحوم، وقفِ کلفت و غم

زبانِ وحی میں جس کو پُکاریں: مُزَمّل![5]

قیامِ شب سے رہے جس کے ساق و پا میں وَرَم

۱- ج مَغْنَم - مالِ غنیمت BOOTY - ۲- ج الاَزمة وَلاَزِمِة - تنگی، سختی-

۳- آگاہ - شریف - اَلنَّباھَۃُ ضِدُّ الخُمُول - ۴- فیاض -

کامِلٌ یَجمَعُ آلاءَ الفتیٰ   نبہٌ سَیّدُ ساداتٍ خِضَمّ ــ طَرَفَۃ

السیّدُ الحَمولُ الجُوادُ المِعطاءُ الکثیرُ المعروفِ وَالعَطِیّۃِ

ــــ اَلْبحرُ لِکثرۃِ مائِہٖ وخیرِہٖ

۵- چادر اوڑھنے والا - کملی میں لپٹنے والا - یَا اَیُّھَا المُزَّمِّلُ! ۷۳:۱

مُجسّم امن و امان و امانت و ایمان
ہمہ سکینت و آزرم و خیر و مہر و کرم

وقارِ آدمیاں ، افتخارِ عالمیاں
ہے جس کے آگے اُولِی الاَجنِحہ[1] کی گردن خم

جواد و رادؔ[2] ، جلیل و اجلّ ، مہین[3] و بہیں[4]
عمید[5] و غالب و نام آور و ہُمام[6] و تہم[7]

طواف جس کا کرے اَلصّفیحُ الاَعلےٰ[8] بھی
ہیں سجدہ گاہِ جبینِ نیاز جس کے قدم

۱- پروں والے ، مجازاً فرشتے - ۲- سخی ، سُورما ، بطل - ۳- بڑا - ۴- بہترین -
۵- پیشوا
۶- سردارِ قوم ، مردِ بزرگ
۷- تہم ، تہمتن -
۸- سپہرِ بریں -

زباں سے خود کو کہے : سَابِقُ العَرَب[1] لیکن
کہے زمانہ جسے : سَیِّدِ انام و اُمَم

نگارخانۂ کُن کی حسیں تریں تصویر
ہے جس پہ نازکناں خود مُصوّرِ مَرسَم[2]

نہ لائے تابِ نظارہ نگاہِ مشتاقاں
نہ پائے خامۂ نُدرت ختامہ ، اذنِ رقم

بیان کیا کروں اس جَبہۂ منوّر کا
شعاعِ مہر سے جلتے ہیں پردہ ہائے پَژَم[3]

۱- آگے بڑھنے والا - سردار - اَلسَّیِّدُ البعیدُ الہِمَّۃِ
۲- سٹوڈیو Studio
۳- کُہر - دُھند

کریں تلاوتِ وَالَّیلِ اِذَا سَجیٰ[1] زُلفیں
سیاہ رات کے سائے ہیں حلقہ ہائے لِمَم[2]

ہو رنگ چہرے پہ وَالصُّبحِ اِذَا تَنَفَّس[3] کا
تو کیوں نہ صُبح بھرے عارضِ صبیح کا دم

وِشاقِ[4] موجِ شکر خند، اہتزازِ چمن
وصیفِ[5] نائرۂ[6] غیظ، آتشِ مُضطَرِم[7]

بُہَیل[8] و قَرم[9] و سَدیم[10] و سمیدَع[11] و صِندید[12]
پناہ گاہِ جہاں، پیکرِ لطافت و لُم[13]

۱- ۹۳:۲ قسم ہے رات کی جب وہ سکوں سے چھا جائے۔ قسم ہے رات کی جب وہ پکڑے قرار اور (ہر چیز کو) ڈھانک لے۔ ۲- ج لِمّہ۔ کاکلِ پیچاں۔ کان کی لو سے بڑھے ہوئے بال۔ سر کے بال جو مونڈھوں تک ہوں۔ نیچے ہوں تو جُمّہ کہلائیں گے۔ ۳- ۸۱:۱۸- صبح کی سوگند جب وہ سانس لے۔ قسم ہے صبح کی جب ہو نمودار۔ ۴- خادمہ۔ لونڈی۔ غلام۔ ۵- نوجوان خدمت گار۔ ۶- آگ، شعلہ۔ ۷- سوزاں۔ بھڑکتی ہوئی۔ ۸- ہمہ صفت موصوف۔ قدر انداز۔ فیاض۔ ۹- سردار۔ عظیم۔ مکھیا، چودھری۔ ۱۰- بہت ذکر کرنے والا۔ ۱۱- سمیدع۔ بڑا سردار، فیاض۔ جحجاح۔ جوانمرد۔ بہت خیر و برکت والا۔ الواسع الخلق ۱۲- بہادر، شریف۔ ج صنادید۔ ۱۳- رحم، سکون۔

وہ جس کے خسروِ گیتی پناہ حلقہ بگوش

ہیں کجکلاہِ اُولُواالعزم جس کے مُستخدَم[۱]

ہے نعل جس کے تگاور کا تاجِ ہفت اقلیم

وہ بخت یار و قویم[۲] و قلاوز[۳] و قُوّم[۴]

قوی و محتسب، اوّاہ[۵] و قابل و مُقبل

اَجیت[۶]، اَمر، جری، حلّالِ مشکلات دُخشم[۷]

جہاں پناہ، جہاں مرزباں، جہاں داور

ہے جس کا عزم و تصرّف مُصمّم و مُبرَم[۸]

وہی ہے کاشفِ رازِ نہانِ یزدانی

امینِ سترِ سرا پردۂ وجود و عدم

۱- خادم - پرستار - ۲- مضبوط، استوار، معتدل، قیّم، مستقیم - ۳- راہبر - ۴- پیچ قائم - ۵- آہ آہ کرنیوالا، نرم دل - ۶- اَنی کا - جس پر کوئی غالب نہ آسکے - ۷- بارِگراں، گرانی - ۸- مضبوط، پائدار -

ہے کبریا کی ، جو دُنیا میں رہتی دُنیا تک
دلیلِ ثابت و بُرہانِ روشن و محکم

پرے ہے عرش سے بھی جس کی منزلِ مُتعال
ہے کفش خانہ فقط جس کا نیلگوں طارم[1]

بوصفِ مرتبۂ ارجمندِ اَوْ اَدْنیٰ[2]
حضورِ حضرتِ پروردگار ہے پُرنم

جو اپنے رب سے کرے بالمُشافہہ باتیں
حریمِ لَمْ یَزَلی کا مقرّب و محرم

خُلاصۂ دو جہاں جس کی ذاتِ والاشان
گیا جو عرش پہ بے نردُبان و بے سُلَّم[3]

۱۔ معرب ہے تارم کا۔ تار بمعنی سر اور میم نسبتی۔ جو سر کے اُوپر ہو۔ بالا خانہ۔ آسمان۔ ۲۔ فَکَانَ قَابَ قَوسَیْنِ اَوْ اَدْنیٰ ۵۳ : ۹ دو کمانوں کے برابر رہ گیا پھر یا کچھ اس سے کم۔ ۳۔ سیڑھی۔

ہے جس کی شان فَاَوْحٰۤی اِلَیہِ مَا اَوْحٰی
وہ آسماں خیَم، انجُم خدم، سپہر حشم

ملا دَنٰی فَتَدَلّٰی کا جس کو مجد و شرف
فلق مخائل و طوبیٰ محاسنِ و میَسم

یہاں سے ہو کے گیا جب سے وہ فلک پیما
ہے سرمہ آنکھ کا گردِ رہِ یروشیلم

نہیں ہے وصل و ملاقات کا مقام کوئی
نہیں ہے حرف و حکایات کا کوئی موسم

۱- فَاَوْحٰۤی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی -۵۳ : ۱- پھر اس نے اپنے بندے کی طرف کی وحی جو بھی وحی کی اس
۲- ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی ۵۳ : ۸ پھر قریب آیا معلق ہو گیا پھر-
۳- ج مخیلۃ - نشان - علامت، گزرگاہِ خیال -
۴- نقش - حُسن، اصل -

جُنُودِ رب کی حقیقت سے کون ہے آگاہ؟

ہے کس کو علمِ علمداریِ وجود و عدم؟

ہے غُلغُلہ : فَلَنِعمَ الْمُجِیئُ جاءَ کا

ہیں فرشِ راہ دل و دیدہ، تن بدن جاجم

براجماں ہُوئے آکاش پر مُکٹ دھاری[1]

سلج[2] سہاس[3] سے چھلکائے پریم رس، پیتم

یہ سَرب[4] بھومی[5] کا راجہ، مہابلی[6]، سمراٹ[7]

اَپار[8]، اتھاہ[9]، اَننت[10]، ایک، انیک[11]، وِشواتم[12]

۱۔ تاج دار ۔ ۲۔ شرمیلی، حیاآلود ۔ ۳۔ مسکراہٹ ۔ ۴۔ سارا ۔ تمام، کُل ۔ ۵۔ زمین ۔ ۶۔ بڑا بلوان ۔ شہ زور ۔ ۷۔ سمراج ۔ کُل دُنیا کا مالک، شاہِ جہاں ۔ ۸۔ بے کراں، ناپیدا کنار، لامحدود ۔ ۹۔ بے پایاں، بہت گہرا، جس کی تھاہ نہ ہو ۔ ۱۰۔ اَنْت نفی کا ۔ لامحدود، لاتعداد، جس کا انت نہ ہو، ازلی، ابدی ۔ ۱۱۔ ایک سے زیادہ، گوناگُوں، کثیر ۔ ۱۲۔ واشواتما ۔ وسو، ج ۔ ن ۔ عالم، جانِ عالم، رُوحِ عصر ۔

یہی للن[1] یہی یوگیشور[2] یہی کا ہَن[3]
سَدا تمَا[4]، اَپرا جِت[5]، انُوپم[6] و دُردَم[7]

مہا پرُوش ہے جسے آکار[8] الکھ پرُوش[9] کا کہیں
پسینہ جس کا ہے سونا سگندھ[10] وہ سَتّم[11]

یہ راہبر ہے سَرل[12] مارگ[13] کا سَرِشٹی[14] میں
نہیں ہے گیانی گو آگم[15] کا پر پَرم آتم[16]

پُنم[17] کو مات کرے چھب سے شیام سانول[18] گات
یہ آنکھیں درس[19] کو کب سے ترس رہی تھیں بلم[20]!

۱- پیارا، محبوب - ۲- عارفِ کامل - ۳- مرادی - ۴- نیک نہاد - ۵- اَ نفی کا - جس کو کوئی جیت نہ سکے - غیر مغلوب، غیر مفتوح - ۶- انوپم - اَ نفی کا - انوکھا، بے نظیر، بے عدیل - ۷- غیر مغلوب - ۸- بشریہ جسم، رُوپ، ظہور - ۹- اَ نفی کا - وجود غیر مرئی، بے نشان، پوشیدہ، جس کی حقیقت سمجھ میں نہ آسکے - الوپ، نرنکار - ۓ الکھ پرشش کی مایا کہیں دُھوپ کہیں چھایا - ۱۰- خوشبو، شمیم، مہک، باس - ۱۱- اتقیٰ، اعلیٰ، انتہائی قابلِ احترام - ۱۲- سیدھا، سرد - ۱۳- راستہ، صراطِ مستقیم، راہِ راست - ۱۴- آفاق (درشٹی، انفس) عالمِ موجودات، دُنیا و مافیہا، نظامِ کائنات - ۱۵- آئندہ، غیب، عقبیٰ - ۱۶- پرم آتما، پرماتما، ذات برتر، از ہمہ بالا و بزرگ تر - ۱۷- پونم، پورن ماشی کا چاند، چودھویں کا چاند، ماہِ کامل - ۱۸- سانولی، سلونی صورت - ۱۹- درس، درشن، دیدار - ۲۰- بالم -

ہے اپسراؤں کے کومل لبوں پہ: کھیم کشل![1]
بنا دیا ہے مسرّت نے سانس کو سرگم

رسال[2] اُدھروں[3] کا ہر بول راگنی میں ڈھلا
انیلی الھڑیں کیا جانیں تال سُر کے مرم![4]

حنائی اُنگلیوں کی ضربِ دلنشیں دف پر
پڑے پھوار سی پھولوں پہ جس طرح جھم جھم

کہ جیسے سینۂ کہسار سے جھرے جھرنا[5]
بجائے وادیوں میں جلترنگ جل ترگم

کنوار پھل کی مہک مور پھل جھلاتی ہے
ٹھسک سے چلتے ہوئے چھمچھماتے ہیں پری چھم

۱- خوش آمدید، مزاج شریف - ۲- رس بھرے، رسیلے - ۳- ہونٹ ج اُدھر - ۴- بھید، مطلب، منشا، نازک مقام - ۵- نہر، آبجو۔

ملوک[1]، رسمسے، سوشیل[2]، سہج سیل[3] سبھاؤ
رہیں بہار پہ جگ جگ جوانیاں جم جم[4]!

ہلیں نتمب[5] و فورِ طرب سے دھڑکیں اُروج[6]
کرے نہاں کو نمایاں لباسِ ابریشم

نگاہ پُرعطش، آغوش گرم و آتشناک
پسینہ چہرے پہ جیسے گلاب پر شبنم

دہانِ خُم پہ ہو خشتِ کلیسا جیسے
ہیں یونہی نور کے قُبّوں پہ دیدبانِ[7] حَلَم[8]

۱- رُوپ ونت، نازک، خوبصورت ۔ ۲- خلیق، سوشیل، خوبصورت، نیک نہاد، سُناری ۔
۳- مزاج، خصلت ۔ ۴- نت نت، مبارک
۵- سُرین، کنارۂ رود ۔ ۶- پستان ۔
۷- پہرہ دار، محافظ ۔
۸- رج حَلَمة، مکان المص، الحلیب بن الثدی، NIPPLE، بھٹنی، سرِپستان ۔

سمائیں آنگیں[1] کیسے جب انگ[2] باڑھ پہ ہوں؟

چلیں لٹک کے کریں پابرنجنیں[3] چھم چھم

عرارِ[4] نجد کی خوشبو سے پیرہن مہکیں

ہو دستہائے حنابستہ پر گمانِ عنم[5]

ضیائے حسن لباسِ حریر سے جھلکے

کہ جیسے غنچوں نے پہنا ہو جامۂ شبنم

۱- انگیا - محرم -
۲- سینہ -
۳- پازیبیں -
۴- جنگل کی ایک خوشبودار بوٹی -

أَقُولُ لِصَاحِبِي وَالعِيسُ تَهْوِي
بِنَا بَيْنَ المُنِيفَةِ فَالضِّمَارِ

تَمَتَّعْ مِنْ شَمِيمِ عَرَارِ نَجْدٍ
فَمَا بَعْدَ العَشِيَّةِ مِنْ عَرَارِ

أَلَا يَا حَبَّذَا نَفَحَاتُ نَجْدٍ
وَرَيَّا رَوْضِهِ بَعْدَ القِطَارِ

وَأَهْلُكَ إِذْ يَحُلُّ الحَيُّ نَجْدًا
وَأَنْتَ عَلَى زَمَانِكَ غَيْرُ زَارِي

شُهُورٌ يَنْقَضِينَ وَمَا شَعَرْنَا
بِأَنْصَافٍ لَهُنَّ وَلَا سِرَارِ

مجنونِ لیلیٰ و تُنسب للصمۃ بن عبداللہ القشیری

۵- ایک سرخ درخت (گھاس)، شاخ سرخ - مہندی -

بدن چھریرے، کَسیلے[1]، چھبیلے، مہکیلے
اُٹھائے سینے میں طوفاں، نفس کا زیر و بم

جو اُن کے تن میں لطافت ہے برگِ گُل میں کہاں
ہے بے حجابی میں بھی اِک حجاب کا عالم

کپول[2] کشورِ کشمیر، نین — نینی تال
کُسُم کے کھیت کنارے کِھلے ہیں نیل پدم

کسے حقیقتِ راز و نیاز کی ہے خبر؟
ہے ریت پریت کی مُگھم، اَمِت[3]، انوپ[4]، اَگم[5]

کیا مشاہدۂ شاہدِ جلیل و جمیل
پڑی نہ پڑ سکے جس پر نگاہِ نامحرم

۱۔ کَسے ہُوئے ۔ ۲۔ گال، عارض ۔ ۳۔ بے حساب، بے پایاں ۔ یا ۔ مُگھم (ناقابلِ بیان)۔
۴۔ بے مثل، بے عدیل، نادر، عجیب ۔ ۵۔ ناقابلِ فہم، ناقابلِ حصول، عمیق، اتھاہ۔

مُمیتِ آزری و مُحیِ دینِ ابراہیم
مُرادِ مُوسیِٔ عمراںؔ و عیسیِٔ مریم

مُبَشّر اس کے تھے زرتُشت[1] و کرشن و کنفیوشس
نقیبِ پیش رس اس کے ارسطو و گوتم

(مَیں کیسے مانوں کہ با وصفِ ترکِ خواہشِ نفس
تھے آتما کے نہ قائل مہاتما گوتم؟)

خُدائے برحق و مُطلَق کا مُخبرِ صادق
بکارِ خاص بیک وقت مُہتَمِم، مُہتَتَم[2]

کہ جس کے صدق و صفا کی ادھوری تصویریں
جنک، ہرلش، اشوک و یدھشٹر و بکرم

۱- زر- سونا- دشت- زشت- زرطشت- چونکہ یہ زر کو بُرا جانتے تھے- اور کبھی انھوں نے زر کو ہاتھ نہیں لگایا- اس لیے یہ نام ہُوا- زردشت- زردہشت - ۲- اہتمام کیا ہُوا-

سلام بھیجتے ہیں جس کو قدسی و قدّیس[1]
ہے جس کی ذاتِ مقدّس ہمہ صلاح و سَلَم[2]

وہی جو مقصد و مقصودِ آفرینش ہے
کھنچا ہے جس کے لیے یہ مُرقّعِ عالمَ

ضمیرِ آیۂ لولاک و فخرِ موجودات
یَمِ مکارِمِ اَخلاق و ژندہ رودِ کرم

وہ عینِ غایتِ تکوینِ بزمِ کون و مکاں
کتابِ بعثت و اِلہام کا وہ نقطۂ تمَ

وہ ماحیِ مِلَل و فاتحِ دژِ[3] اَدیان
صفوح و ہادی و مہدی، جہاں کشا، ضَمضَم[4]

۱- قُدّوس، طاہر، ولی Saint ہے۔ ۲- اطاعت، تسلیم، سلامتی۔ ۳- کوٹ، گڑھی، قلعہ۔
۴- ہزبر، غضنفر، ضیغم مجازاً بہادر، شیردل۔

ہے جو رزین[1] و رصین[2]، شہم[3] و سمح[4] و رحب الصّدر[5]

بہ رحم و مرحمت و موہبت، رِھام[6] و دِیَم[7]

وہ شاہِ کاظمہ و عاصمہ و اُمِّ قُریٰ

وہ مرجعِ شرف و عزّ و افتخار و عِظَم[8]

جو بے کسوں کا ہے ملجا و مامن و ماویٰ

جو بے دلوں کا ہے ہمدرد و ہمدل و ہمدم

نشاطِ قلب و نظر جس کا ذکرِ جاں پرور

ہے نصب کنگرۂ کبریا پہ جس کا علَم

ہے جس کے چاہنے والوں کا نام: حمّادون!

عمر[4] ہے جس کے فدائی وہ مُرسَل و مُلہَم

۱-مستحکم، آسودہ-۲-مضبوط، مہربان-۳-زیرک- ذکی الفؤاد-۴-جوانمرد، بہادر-۵-کشادہ دِل-
۶-بھری ج رِھمۃ-۷-ج دِیمۃ- لگاتار ہلکی ہلکی بارش-۸-ج عظمت-

وہی جو بُت شکن و صاحبُ الہراوہ[1] ہے
مُطیع جس کے ہیں اَبطالِ نامدار و بُہَم[2]

نُزُلِ بَجَل ہے حبیبِ خُدائے کون و مکاں
عزیزِ ہر دو جہاں، قاسم و قَثُوم[3] و قُثَم[4]

اسی کو مُطّلبی، ہاشمی بھی کہتے ہیں
وہی ہے صاحبِ فیضِ عَمیم و عام و اَعَم

جو مکّی و مَدنی ہر وطن کا ہے وطنی
حکیم و حاملِ احکام و حاکم و اَحکم

ہے سیمِ ماہ و زرِ مہر خاکِ پا جس کی
وہ شاہزادۂ صحرا، بلند چشم و اَشَم[5] ۱۹۰

۱۔ عصا ۔ ۲۔ ج بُہْمَۃ ۔ بہادر ۔ شجیع ۔ Hero ۔ ۳ ۔ قَثُوم ۔ المجموع للخیر ۔ الجامع الکامل ۔ مانح ۔ الکثیر العطاء ۔ المجتمع الخلق ۔ جامع خصائل الخیر والفضائل کلھا ۔ معطاء ۔ ۴ ۔ جامع الخیر ۔ ۵ ۔ عمدہ (دنچی) ناک والا ۔ کریم ۔ سرفراز ۔ ج شُمٌّ [illegible]

اُٹھائے ہاتھ دُعا کو اسی کی خاطر، جب
رکھی خلیلِ براہیم نے بِنائے حرم

وہی ہے عُروۂ وُثقیٰ، وہی ہے حَبلِ متیں
وہی ہے فخرِ وریٰ، خیرِ خلق، صدرِ اُمَم

جمیع و جُملہ صفاتِ کمال کا جامع
جو ہر نزاع میں ہے مُتّفَق علَیہ حَکَم[1]

نہیں حُدودِ زمان و مکاں میں جو محدود
جو پیکِ[2] حق ہے پئے کُل خلائقِ عالم

شعاعِ شمس وضیائے نجوم و نُورِ قمر
اسی کے حُسنِ نظر سے مُنظّم و مُنضم

۱۔ مُنصِف ۔ ۲۔ قاصد

ہے بے ستونِ سماوات کا ستون وہی
نشانِ راہ اسی کے منارِ ارضِ حرم

حصارِ مجد و مناقب، دیارِ دانش و داد
رحیم و راحم و ارحم، کبیرِ کلک و کَلِم[۱]

جلائے پردۂ ظلماتِ روح و صیقلِ دل
نہیں ہے جس کے لیے کوئی مانع و برکم[۲]

امین و مؤتمن، آمن بظاہر و باطن
تمام طیب و تحیّت ز فرق تا بقدم

حیا و صدق و فتوّت کا حرفِ بازپسیں[۳]
وہ قولِ فیصل و برہانِ قاطع و مہذم[۴]

۱- کَلِم - کلمات - جِ کلِمۃ - ۲- امتناع - انکار - رکاوٹ - روکنے والا - ۳- آخری - ۴- شمشیرِ برّاں

مقامِ حقّ یقیں، منزلِ بقا باللہ
ہے جس کا اُسوہ رہِ حق کا سنگِ میل و وَجَم[1]

دمِ ظفر ہے وَلَا فَخْر جس کے ہونٹوں پر
وہ صبر و شُکر و سماحت کا عَیلم[2] و ہیقم[3]

انیس و مونسِ بے چارگاں، ندیمِ عدیم[4]
مُقاوِمت میں پہاڑ، التفات میں ریشم

چمن میں غنچۂ شاداب و لالۂ سیراب
صفِ مصاف میں ہے لیثِ غاب[5] و شیرِ اجَم[6]

کلی حیا میں، نزاکت میں پنکھڑی گُل کی
بہ پیش گاہِ وَغا، طَودِ[7] شامخ[8] و ایہَم[9]

۱- وَجَم- بیابان میں راستے کا نشان- نشان کے پتّھر- ۲- بحیرہ (علیم کا امالہ) -۳- بحر-۴- تہی دست، بے سروساماں، معدم- ۵- بیشہ- ۶- جنگل، بھیڑ- ۷- پہاڑ- ۸- بلند- ۹- سنگلاخ (پہاڑ)

اگر ہو خرمنِ باطل تو شُعلۂ سوزاں
اگر ہو گلشنِ حق تو طراوتِ شبنم

اِذا غَضِبَ اَشاحَ وَاَعرَضَ[۱] ، لیکن
ستیزگہ میں ہزبر و غضنفر و ضرغم[۲]

فروغِ نُور سے چہرہ ، صباحِ عیدِ سعید
رقیبِ عہدِ جوانی ، زمانِ شیب[۳] و ہرم[۴]

خرامِ ناز میں آہستگیِ تمکیں ہے
کہ جیسے دُور سے آئے صدائے رود[۵] و زم[۶]

۱- جب آپ غصّہ ہوتے تو مُنہ پھیر لیتے اور ناپسندیدگی کے ساتھ رُوگردانی کرتے۔
۲- ضرغام - ایال دار - ببر شیر۔
۳- بڑھاپا - ۴- کہولت
۵- ایک باجا - آبجو
۶- مترنم آواز

شفق میں برق چمکتی ہے وقتِ خندیدن
حریفِ شام و سحر ہیں حروفِ لا و نعم

نذیر و مُنذِر و نذر و مُبَشّر و بُشریٰ
نعیم و ناعم و مُنعِم، نفورِ ناز و نِعَم[1]

غنا و فقر سے جاہ و جلال شرمندہ
خجل کِسائے[2] مُلَبّد[3] سے دیبۂ مُعْلَم[4]

نثارِ خرقۂ پشمینِ شاہِ بطحا پر
سمُور و بیرم و جُزّ و دبیقی و مُلحَم

۱۔ جِ نعمت۔ ۲۔ کملی، کمبل۔ ۳۔ پیوند لگا۔ بعضوں نے کہا مُلبّد سے مراد یہ ہے کہ اس کا درمیانی حصّہ موٹا تھا۔ نمدے کی طرح۔ کرمانی نے کہا۔ موٹا کمبل گویا تہ بر تہ جوڑا گیا ہے۔ اِنَّ عَائِشَۃَ اَخْرَجَتْ کِسَاءً لِلنَّبِی عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ مُلَبَّدًا۔
۴۔ نقشین۔ مشہور، صاحبِ نشان

وہ جس نے مال کو یعسوبِ اہلِ کفر کہا[1]
سمائے رُشد و ہدایت کا نیّرِ اعظم

پیام جو صِلُوا اَرحامَکُم کا دیتا ہے[2]
کرے جو وحدتِ انسانیت کے نسخے رقم

خُدائے قادر و قُدّوس کے تصوّر سے
کرے دلِ مُتزلزل کو ثابت و مُحکم

اَنَا بَشَرٌ کا جو اعلان و اعتراف کرے[3]
نہیں جو وحیِ خُدا میں مجازِ بیشی و کم

۱- (شہد کی مکھیوں کا) سردار - اَنَا یَعسُوبُ المُؤمِنِینَ وَ المَالُ یَعسُوبُ الکُفّار یا یَعسُوبُ المُنَافِقِینَ - یہ قول حضرت علیؓ سے بھی منسوب ہے - امیرالنّحل و ذکرھا - کل رئیس - سیّدٌ مقدّمٌ - السید العظیم - المالِکُ لِامُورِ النَّاس - ۲- اپنے رشتوں کو ملاؤ -
۳- قُل اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِثلُکُم یُوحیٰ اِلَیَّ - کہہ: تمھیں جیسا میں اک انسان ہوں وحی ہوتی ہے مجھے ۱۸ : ۱۱۰

فرازِ چرخ و نشیبِ زمیں جسے یکساں
وہ رہنمائے سُبُل، فخرِ اہلِ حِلّ و حُرَم

مقدّمِ ہمہ مُرسَل، پیمبرِ آخر
دہین[۱] و دہثم[۲] و غانم[۳]، مبطّن[۴] و شدقم[۵]

وُہی ہے نقطۂ بِسمُ اللّٰہی، اے اہلِ نظر!
جہاں رسالت و عبدیّت آکے ہوں مُدغَم

زبانِ کج مِج شاعر ہے گُنگ اس کے حضور
نہ کرسکے کوئی وصّاف، وصف اس کے رقم

---

۱ - تیل میں بھیگی زلفوں والا -
۲ - نرم خُو -
۳ - غنیمت تقسیم کرنے والا -
۴ - خمیص البطن (ضدّ بطین) - مساوی (ہموار) - شکم والا -
۵ - فراخ دہاں -

اسی کا نام زمین و زماں کے وردِ زباں
اسی کے نام سے ہر ذکر یُبْدَاُ[1]، یُخْتَمْ[2]

محمدِ عربی آبروئے ہر دو سرا
حبیبِ پاکِ خُدا، جانِ عالَم و آدم

صفاتِ بُوقلمُوں لَاتُعَدُّ، لَاتُحصیٰ[3]
ثنائے خواجہؐ سے معذور ہیں زبان و قلم!

۱۔ شروع ہوتا ہے } وہی ابتدا ہے وہی انتہا ہے (فارقلیط)
۲۔ ختم ہوتا ہے
۳۔ بے قیاس و بے شمار

بابِ دُوُم

کہو یہ غم زدہ سے : لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ[1] !
ہے منزلِ اَحَدیّت کا جادہ ، راہِ الَم

عمل ہے علم کا مقصود قیل و قال نہیں
وسیلۂ زر و منصب نہیں کتاب و قلم

ڈھلے نہ گر عمل و معرفت میں علم کتاب
ہیں ایک حاملِ اَسفار[2] و حاملانِ حُزَم[3]

۱- لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ۲۹ : ۳۳ تُو مت ڈر اور مت غم کر - ۲- ج سِفر کتاب
۳- ج حُزمَۃ - لکڑیوں کا گٹھا -

وقار و حلم و سکینت ہے علم کی زینت

سُن: اَلسَّکِیْنَۃُ مَغْنَمٌ وَ تَرْکُھَا مَغْرَمٌ

سکونِ قلب میسّر جو ہو تو کیسے ہو؟

ہیں برگ و بار بدی ۔ آہ و اضطراب و ندم

وَ مَا اَصَابَکَ مِنْ سَیِّئَۃٍ فَمِنْ نَفْسِکَ

بنائے عدل ہے لَا یَرْحَمْ فَلَا یُرْحَمْ ۔ ۲۳۰

۱۔ نعمت ۔ ۲۔ ڈنڈ ۔ چٹّی ۔ تاوان ۔ نقصان ۔ ۳۔ پچ ندامت ۔ ۴۔ مَا اَصَابَکَ مِنْ حَسَنَۃٍ فَمِنَ اللّٰہِ وَمَا اَصَابَکَ مِنْ سَیِّئَۃٍ فَمِنْ نَفْسِکَ ۴ : ۹، جو بھلائی بھی پہنچتی ہے تجھے ہے پس وہ اللہ کی طرف سے اور پہنچتی ہے تجھے جو بھی بُرائی ہے تری جاں کی طرف سے (تیری اپنی شامتِ اعمال سے) ۔ سب اپنے بُرے کاموں کے کارن ہی دُکھ بھوگتے ہیں ——— مہابھارت

Nothing can work me damage except myself, the harm that I sustain I carry about with me and never am a real sufferer but by my own fault.

———St. Bernard.

No one suffers long except by his own fault.

———Montaigne.

Let us not look for our disease outside ourselves, it is within us, it is planted in our entrails

——— Montaigne.

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

بدن ترستے ہیں لذّت کو درد کو رُوحیں

دُکھوں کے جال میں پھنستے ہیں جان بُوجھ کے ہم

اگر بقا کا ہے ارماں: تعاھدُوا القُرآن[۱]!

کہ ہے یہ سیلِ فنا میں حصارِ مُستحکم

بقیہ حاشیہ (صفحہ ۶۶ سے آگے)

By oneself one suffers.

By oneself evil is done.

Any wrong or evil a man does is born in himself and is caused by himself.

---------- Dhammapada (Buddha Scripture)

(Sanskrit Dharma becames Dhamma in Pali ------ -- The path of Dhamma --- the right path of life which we make with our own actions and which leads us to the supreme Truth. The Dhamma pada is the path of truth, the path of light, the path of love, the path of life, the path of Nirvana.)

ہماری کامیابیوں کی وجہ دیوتا ہوتے ہیں۔ ناکامیوں کی وجہ خود ہم ہیں ـــــ ایک قدیم مصری کہاوت

۵- جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

۱- قرآن کی مزاولت رکھو۔ اس کو پڑھتے اور سُنتے رہو۔

دلیلِ ثابت و برہانِ روشن و غرّا
یہ ذکر ہے یَھْدِی لِلَّتِی ھِیَ اَقْوَمُ[1]

ہے یہ پیامِ مساواتِ نوعِ انسانی
تمھاری ماں ہے زمیں، کُلُّکُمْ بنی آدم!

جُدا ہے خلوتِ ذاکر سے عُزلتِ راہب
ہے رزقِ صاحبِ تخلیق روزۂ مریَم[2]

وہ بے حضور ہے جو حَیِّ لَا یَنَام نہیں
ندیم دوست بنے کیسے گنگ و کور و اصَم؟

یہ دہر تو ہے فقط مُستَقَر[3] و مُستَودَع[4]
میانِ مومن و مولا ہے جانِ بیعِ سَلَم[5]

۱- اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَهْدِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ ۱۷:۹ حقیقت یہ ہے یہ قرآن وہ رستہ دکھاتا ہے جو (سب رستوں سے) سیدھا ہے۔ ۲- صوم سکوت - مون برت - ۳- جائے قرار - ۴- سونپے جانے کی جگہ - ۵- بیعِ موعود (آیندہ) بدھنی - جس میں قیمت پیشگی دے دی جائے = بیع و سَلَم -

بشر ہے رُوح سے ، ذکرِ خُدا ہے رُوح الرُّوح
ہے اُس کی شان: ھُوَ یُطْعِمُ وَلاَ یُطْعَمُ[1]

فَمَنْ کِتابُہٗ اقویٰ وَاَقْوَمُ قِیلا
وہ سرفراز کہ مَنْ یَحْکُمُ وَلاَ یُحْکَمْ!

کرے جو دم میں در و دشت کو گل و گلزار
بنائے آن میں مجلس کو خانۂ ماتم!

مقیت[2] و مُغْنی و رزّاقِ جُملہ مخلوقات
بہ حُکم و حِکمتش اِنسان یُرْزَقُ، یُحْرَمُ[3]

سعید لیتے ہیں اقوامِ ماسبَق سے سبَق
ہیں اک مُرقّعِ عبرت، ثمود و عاد و اِرم

۱- وُہ کھلاتا ہے کھاتا نہیں - ۲- روزی رساں - ۳- رزق دیا جاتا ہے - محروم کیا جاتا ہے -

عُلومِ اَنفُس و آفاق کی کرو تحصیل
کہ جِدّ و جہد ہے درمانِ غم، علاجِ بَرَم[1]

بنو مُحَقِّق و عارِف، مُجاہد و صابر
لکھو جوابِ سوالاتِ مشکل و مُبہم

ہُوا نہ حق کبھی آسودہ خاطر و ایمن
ہمیشہ دست و گریباں رہے صمد سے صنم

ندائے اُنس سہی: اِرجِعِی اِلٰی رَبِّکِ![2]
دلِ رمیدہ غلامِ گُریختہ سے ہے کم؟

۱۔ دل تنگی۔ ضجر۔ اضمحلال۔ بیزاری۔
۲۔ یٰاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً ۸۹: ۲۷، ۲۸
اے اطمینان والی رُوح واپس چل تو اپنے رب کے پاس۔ اس سے تو راضی تجھ سے وہ راضی۔

ازل سے فطرتاً انسان ہے کَفُوْر و کَنُوْد
ہے جُزوِ اعظمِ مُشتِ غُبار، حرص و ستم

زبانِ نشر گرِ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه
بدن ہوس کا نگارینہ بُت قدِ آدم

ہے دل میں اُعلُ ھُبَل، لب پہ ہَلِلُّویا ہے
کہاں صدیقِ وفا پیشہ و حمیمِ اَحَم؟

بشر حریص ہے عاطِ بِغَیرِ النّواطِ
رہے ہمیشہ گرفتارِ حُزن و حسرت و ہم

۱- کافرِ نعمت - اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ۲۲ : ۶۶- کچھ اس میں شک نہیں انسان بڑا ہی مُنکرِ حق ہے۔
۲- نافرمان، ناشکرا، ناسپاس - اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۱۰۰ : ۶- ہے انسان درحقیقت اپنے رب کا سخت ناشکرا - ۳- اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں - ۴- ھُبَل (بُت) کا بول بالا ہو۔
۵- ہلل، تہلیل، تمجید (عبرانی)، یَہُوَہ، یہواہ —— خُدا وند (عبرانی) کی تمجید کرو، خُدا وند کی تمجید کرو۔
۶- دوست، عزیز - ۷- حمیم کا صیغۂ تفضیل - انتہائی قریبی دوست، عزیز - ۸- جس چیز کے لیے ملنے کی اُمید نہیں - اس پر ہاتھ بڑھاتا ہے - بغیر مشقت کے فائدہ اُٹھانا چاہتا ہے -

ہے اشک تا بہ سمک[1] اور نالہ تا بہ سماک[2]
حریقِ آتشِ کینہ، غریقِ لجۂ غم

اسیرِ کاہش و خواہش، کبیدہ و دل تنگ
ظلوم[3] و مخطی و مذنب، مخوّن[4] و مغتم[5]

محیل[6] و مفسدہ کار و مزوّر[7] و محتال
عقیدہ مختل[8] اس کا، معاہدہ مزعم[9]

پئے زخارفِ دنیا ذلیل و رسوا ہو
سگِ عقور[10] سے ملتا ہے بندۂ درہم

۱- تحت الثریٰ کی وہ روایتی ماہی (مچھلی، حوت، نون) جس کی پشت پر زمین رکھی ہوئی بیان کی جاتی تھی۔ کرۂ زمین کا نچلا حصہ۔ ۲- آسمان کے دو ستارے۔ سماک اعزل اور سماکِ رامح۔ ۳- بڑا ظالم۔
۴- بے ایمان - بے وفا - الزام لگانے والا - ۵- مغموم - ۶- حیلہ گر، مکار - ۷- جھوٹا، فریبی -
۸- مختل احتمال - ۹- نامعتبر -
۱۰- کٹکھنا، گزندہ، کاٹنے والا، دیوانہ -

جو ابنِ اصل ہے وہ نِس کپٹ[1] ہے نِس چھل[2] ہے

جو ابنِ ناس ہے نِسدن[3] لڑاتا ہے ہنگڑم

جو ایک بار دھنّسا پھر نکل نہیں سکتا

ہے عیش و عشرتِ دُنیا وہ نامراد دھسم[4]

عبث ہے اہلِ ریا سے اُمیدِ پاسِ وفا

نہیں ہے طبلِ تہی سے زیادہ ان کا بھرم

اے اہلِ مکنت وحشمت، تجمّل وشوکت!

ہیں مُلکِ مکر کے جاسوس یہ عَبید وخَدم

۱- نِش = نِر - صاف باطن، صاف دل - ۲ - سادہ، بھولا، بے ریا - ۳ - نِس = رات

۴ - دلدل، کھوبا، دَحَل، خلاب -

Once you let your foot caught in a quagmire, your whole body will get sucked in.

ہوس معازف[1] و خمر و حریر و حجلہ و حرؔ[2]
محبت اشکِ گلوگیر و شیون و ماتم

حدیثِ غیر موثّق ہے وعدۂ خوباں
نہ ڈھونڈو راہِ وفا میں نشانِ نقشِ قدم

اجاڑے مرد کے جیون کو کر کسا ناری
گواہ اس پہ ہے تاریخِ عترتِ آدم

ہیں اہلِ بذخ[3] و ترف[4] مطلق العنان لیکن
کریں تراہ تراہ، اس پہ بھی مچائیں بمؔ[5]

۱۔ ج مُعزَف ۔ عزف، باجے تاشے۔
۲۔ جزح ج احراح، حِرُون ۔ اندامِ نہانی ۔ بُضع ۔ فرج ۔
۳۔ گردن کشی ۔ غرور و فخر۔
۴۔ عیش و آسودگی ۔
۵۔ شور ۔

بھرا ہے بوجھ سے من، آ رہا ہے اِندراسن[1]
پہ لب پہ وا اَسَفا! وَا مُصِیبَتا! ہر دم

حواس باختہ، نخچیرِ ضیق و ضجر و قلق
سیاہ کار و سیہ نامہ و سیاہ قلم

ہے برملا اَرِنَا اللّٰہَ جَھرَۃً[2] کی صدا
کہ اِدّعا ہے جہالت میں لازم و الزم

ہے رُوحِ مذہبِ اسلام تقویٰ و احساں
متاعِ فاسد و کاسد فضیلتِ اَب و عَم

۱- اندر کے تخت یا راج کا مزہ آنا - نہایت عیش و آرام اور بے فکری سے گزرنا
۲- فَقَالُوا اَرِنَا اللّٰہَ جَھرَۃً ۴ : ۱۵۳
کہا اُنھوں نے ہاں خدا ہمیں علانیہ دکھا۔

نہیں ہے فرقِ بنین و بناتِ آدم میں
کوئی اَدھم ہے نہ پیدائشی کوئی اُتم

ہے قدر و منزلتِ انساں کی عزم و ہمت سے
نسب سے فائدہ اُپجے نہ کام آئے جنم

دلیلِ مُردہ دلی ہے تفاخرِ علمی
کہ زندہ دل نہیں محتاجِ دعویٔ مُقسّم

جو داعیِ عصبیت ہے ہم سے خارج ہے
عدوئے دینِ خدا ہے شعوبی و مُلحَم

۱- بیٹے ج ابن
۲- بیٹیاں ج بنت
۳- حقیر - نیچ
۴- اعلیٰ ، افضل
۵- اُگنا - پیدا ہونا - حاصل ہونا -
۶- قسم
۷- گروہ پرست
۸- قوم و قبیلہ کے ساتھ بندھا ہوا - قیدی

نگاہِ بندۂ مومن میں ایک عامی بھی
ذوالاحترام ہے مانندِ جبلۂ ایہم

عمل سے ہم کو غرض ہے حسب نسب سے نہیں
ابولہب سے ہے اکرم نجاشیِ اصحم

نہ ہو تمیزِ بیگانگان و خویشاوند
پُنم[1] کی جس کو طمع ہو نہیں ہے وہ زرمُ[2]

سعادتِ ابدی کی نوید ہے انفاق[3]
کلیدِ سروریِ نشأتین[4] ہے ہبخشم[5]

نہاں یہ نکتہ ہے والنّشطتِ نشطاً[6] میں
ہو سیر چشم نہ زنہار طامع و لُہَم[7]

۱- صلہ، اجر - ۲- رز نفی کا، بے غرض - ۳- خرچ کرنا - ۴- کونین، دونوں جہان - ۵- میں دیتا ہوں (ژندو پاژند) - ۶- ۷۹: ۲ قسم ان (فرشتوں) کی نرمی سے جو کھولتے ہیں - ۷- الآکول - کھاؤ، پیٹو -

اگرچہ شک نہیں تَفْصِیْلَ کُلِّ شَیْءٍ[1] میں
اٹھیں حجاب مگر رفتہ رفتہ و کم کم

مقدّماتِ خدائی میں دخل ہے کس کا؟
یہ دہر دارِ مُکافات ہے اَلَمْ تَعْلَمْ[2]؟

ہے آگہی کی اساس، احترام و آزادی
صلائے اہلِ محبّت ہے: اَسْلِمْ وتَسْلَمْ[3]!

نہ رکھ شعور کو رہنِ تکہّن[4] و اَحلام[5]
گماں ہے جنّتِ شدّاد و شاد باغِ ارم

۱- مَا کَانَ حَدِیْثًا یُّفْتَرٰی وَلٰکِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَتَفْصِیْلَ کُلِّ شَیْءٍ وَّهُدًی وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۱۲ : ۱۱۱

نہیں یہ بنائی ہوئی بات بلکہ ہے تصدیق اس کی جو (نازل) ہوئی اس سے پہلے اور اس میں ہے تفصیل ہر شے کی اور مومنوں کے لیے اک ہدایت ہے (یہ) اور رحمت۔

۲- کیا تجھے معلوم نہیں؟

۳- اسلام لا اور سلامت رہ!

۴- کہانت، فال گوئی

۵- ج حُلم - خواب، رویا

حیات بخش ہے سعیِ صفا و مروہ ، مگر
ہے یادِ شرفِ آدمی ، طوافِ رُجم[1]

مُرادِف و مُترادِف میں فرق کرنا سیکھ
نہیں ہے مرگِ معانی کا نام زورِ قلم!

ہوا کی لہروں میں نغمے ہیں مُرتعِش، اِسمَع[2]!
مہ و ستارہ صحیفے ہیں علم کے، اِعلَم[3]!

عفاف خُلد ہے ، آلودگی جہنّم ہے
نہ بھُولنا اسے اے مردِ مُنجب[4] و محکم!

سُوئے زمیں نگراں ہیں ازل سے تیرے لیے
سماک[5] رامح و جبّار و اعزل و مرزم

۱- ج رجام - وہ پتھر جو تعمیر کے لیے یا کنوئیں کی بندش کے لیے جمع کیے جائیں - قبر، مزار - ۲- سُن!
۳- جان - ۴- نجیب، سیر چشم - ۵- ستاروں کے نام -

نہ ہو ملول کہ آغاز آفرینش سے
صباحِ مستی و شامِ خمار ہیں توأم[1]

نقابِ نُورِ سحر ہے سیاہ گوشۂ شب
ہے کارخانۂ الماس تیرہ کانِ فَحَم[2]

وہی ہے بندۂ مُقبل[3] جو ہے حدود شناس
ہے شرح اس کی حیات: شُرَیح و بن اَدْہَم

بشر ہے صیدِ زبوں مایۂ اِلفت[4] و عادت کا
ہوں پیش تازہ مسائل تو ششدر و پُرخَم[5]

ہیں فہم و فکر سے بالا اُمُورِ تکوینی
خرد سے کھل نہ سکے عقدۂ حدوث[6] و قِدَم[7]

۱۔ جڑواں ۔ ۲۔ کوئلہ، زغال ۔ ۳۔ صاحبِ اقبال، مقبولِ بارگاہ ۔ ۴۔ یگانگت، اُلفت، اُنس، خوگرفتگی۔
۵۔ حیران و پریشان ۔ ۶۔ نیا پیدا ہونا ۔ ۷۔ قدامت ۔ ہمیشگی ۔
(کَونُ الشَّیءِ بعد اَنْ لَمْ یَکُنْ)

نہ ہو کبھی دلِ خلاّق غرّہ[1] و غافل
بسانِ آہوئے وحشی کرے جمود سے رَم

وہی زوال کا ہنگام ہے جب آنکھوں میں
ہو آرزو و عزیمت کی روشنی مدّھم

مداومت ہے رہِ آرزو کا زادِ سفر
مثال اس کی ہے تمثیلِ اَرنَب[2] و غَیلم[3]

کٹھن کو سہل کیا مستقل مزاجی نے
ہو کیوں نہ خیرِ امور، امرِ اَوسط[4] و اَدْوَم[5]

خُدا فروش، زیاں کوش، صاحبِ تن و توش
ہیں صیدِ حلقۂ آغوشِ رستم و بَلعَم[6]

۱۔ مغرور۔ ۲۔ خرگوش۔ ۳۔ کچھوا۔ ۴۔ جس میں میانہ روی۔ افراط و تفریط سے پاک۔
۵۔ جس کو ہمیشہ کیا جائے۔ ۶۔ بلعم بن باعور۔

ہے اِک نوائے پریشاں زُبُور ان کے لیے
اذاں کو کہتے ہیں بُودم : صدائے بے ہنگم

قبائے لفظ میں مضموں ہے لُولُوءِ مکنوں
نہ ہر کوئی ہو بطونِ کلام کا محرم

وہ رفتگاں کی کریں پیروی عَلَی الْعَمْیاء[1]
دل و دماغ رہینِ مے و قمار و زَلَم[2]

ہیں ہرزہ رَو شُتُرِ بے مہار کی مانند
اَہَم مَنّی[3] سے ہیں آپے سے باہر اُدْھما دَھم[4]

۱- اندھا دھند
۲- ج ازلام ، پانسہ ، تیروں کی قرعہ اندازی سے فال گیری۔
۳- خود پسندی ، تکبّر۔
۴- انتہائی سفلہ۔

متاعِ غیر کو للچائی آنکھ سے دیکھیں
ہیں اکثر اہلِ جہاں حاسد و نموم[1] و ہمز[2]

نہیں ہے غبن و تغلّب سے مُطلقاً انھیں عار
روپے کو پُوجتے ہیں، ثلم[3] لگاتے، دیتے ہیں دم

نکالتے ہیں مُدِمّغ ہر ایک بات میں فی[4]
ہوں اہلِ زُہد و تعفّف ہی مُتّہَم بہ تُہَم[5]

تہِ فلک کبھی آسودگی نصیب نہ ہو
ہے اس قدر کہ دِلِدّر کو کم کرے اُدّم[6]

۱- نمیم - نمّام - چغلخور - ۲- غیبت گو
۳- الزام دینا - تہمت لگانا -
۴- نقص -
۵- جِ تہمت
۶- اُدّم - سعی - محنت -

جس آشیانے کی تعمیر صُبح و شام کریں
اسی میں گھُٹ کے مریں مثلِ کرمِ ابریشم ۱

کسی کے پاس نہیں ہے علاج جُوعُ الکَلب
ہو پُرخوری سے کبھی پُر نہ جوفِ فرج و فم ۲ ۳ ۴

۱۔ در تنگنائے ظلمتِ ہستی چہ ماندہ ام   تا کے چو کرمِ پیلہ ہمی گردِ خود تنم (عراقی)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْمَرْءَ طُوْلَ حَیَاتِہٖ   مُعَنًّی بِاَمْرٍ لَا یَزَالُ یُعَالِجُہٗ؟
کَدُوْدٍ کَدُوْدِ الْقَزِّ یَنْسِجُ دَائِمًا   وَیَھْلِکُ غَمًّا وَسْطَ مَا ھُوَ نَاسِجُہٗ؟

ابو الفتح البُسْتِیّ

یُفْنِی الْحَرِیْصُ بِجَمْعِ الْمَالِ مُدَّتَہٗ   وَلِلْحَوَادِثِ مَا یُبْقِیْ وَمَا یَدَعُ
کَدُوْدَۃِ الْقَزِّ مَا تَحْوِیْہِ یبلعھا   وَغَیْرُھَا بِالَّذِیْ تَحْوِیْہِ یَنْتَفِعُ
یُھْلِکُھَا

اس جہانِ فانی کی نعمتیں روشنیٔ برق و سایۂ ابر کے مانند بے ثبات و سریع الزّوال ہیں۔ اور آبِ شورہ کا حکم رکھتی ہیں کہ جس قدر زیادہ پیا جاتا ہے اسی قدر تشنگی غلبہ کرتی ہے۔ اور انسان اس کے حاصل کرنے میں کرمِ پیلہ سے مشابہت رکھتا ہے۔ یعنی جس قدر کرمِ پیلہ زیادہ تنتا ہے اسی قدر زیادہ سخت پیچیدہ ہوتا جاتا ہے۔ اور خلاص مشکل تر ہوتا جاتا ہے۔

—— بوستانِ خیال —— مطلع الانوار

In the ego-centric prism the helpless victim is walled in by the very light which be refracts. The ego dies in its own glass cage.

Henry Miller.

بہ کرمِ پیلہ می ماند دلِ من کہ خود را ہم بدستِ خود کفن ساخت —— خاقانی

کہ کرمِ پیلہ بباقد بہ گردِ خویش کفن —— جمال الدّین اصفہانی   (باقی حاشیہ صفحہ ۸۵ پر)

نہیں ہے تشنگی، ہے یہ ہُیام[1] و اِستسقاء
کبھی نہ سیر ہو پانی سے ناقۂ اَہْیَم[2]

خُدائے پاک سے بڑھ کر کوئی غَیُور نہیں
اس انتباہ پہ بھی گرمِ کار ہیں قُرْتَم[3]

بقیہ حاشیہ (صفحہ ۸۴ سے آگے)

گردد ابریشم بر کرم گور
من ہمچو کرم پیر ——— رُومی

در پیلۂ تنیدہ ز ابریشمِ خیال
از ہوش می روم

یعنی ہمہ کس برنگ کرم پیلہ
گورد کفن از نفس بر علں آرد
——— بیدل

——— ریشم کا کیڑا اپنے مُنہ سے جالا نکال کر اسی میں بند ہو جاتا ہے ———
——— مہابھارت

پیلۂ ریشم - دُود الحریر - دُودۃ الابریسم
قز قزدز ——— التی لایزہادُ الابریسم علیٰ نفسہا لفّاً الا ازادت من الخروجِ بُعداً

۲ - کھوکھل - ۳ - شرمگاہ - ۴ - مُنہ -

---

۱ - جنونِ عشق - سخت پیاس کی بیماری جو اونٹوں کو ہوتی ہے - ۲ - ہَیْماء - سخت پیاسی - ہیام کی بیماری والی - ۳ - قُرْتَم ساق - بھڑوا، دَیُّوث Cuckold - زُشْجلب - کُٹنا - کُھٹّن - چنڈال - قلتبان - دلّال - کُس کش - مالزادہ - دیمبُوب - قوّاد - بے حمیّت - قُنذُع - جس کو بیوی پر غیرت نہ آئے -

دما دم آتی ہے هَلْ مِنْ مُبارِزٍ؟ کی صدا
بپا ہیں معرکے آفاق میں قدم بہ قدم

خُدا ہو ساتھ تو اے غازیانِ راہِ خُدا!
ہو اِک بطَل تنِ تنہا مقابلِ لَمْلَمْ[1]

نگاہِ فخر سے چشمِ فلک نے دیکھے ہیں
تہتّے شخص سے خائف، مُسلّح و مُلْجَم[2]

لہُو شہید کا جنگاہ میں جو بہتا ہے
ہے رنگ و روغنِ دارِ سلام و بیتِ حَرَم

قصاص میں ہے حیاتِ نوائے اُولِی الْاَلْبَاب!
جو رایگاں ہے کہتے ہیں اس لہُو کو ہَدَم[3]

---

۱ - لشکرِ جرّار - جو لگام دیا ہُوا - ساز سے آراستہ - ۳ - ہدم - ہَدَر - خونِ مُباح - بے بدلہ - چھوڑا ہُوا خُون -

کھُلے ہوائے حوادث سے دیدۂ دانش
ہیں حاجبِ درِ حق، فتنہ و فساد و ستم

کٹے ہر ایک کڑی ہمّت و عزیمت سے
نہیں ہے کچھ اُلَشتُم[1] کے لیے دِشَم[2]، دُرگَم[3]

سکونِ قلب ہے فَاصْبِرْ لِحُکْمِ رَبِّکَ[4] میں
لُزُومِ فکر و عمل ہیں صعوبت و صَیلَم[5]

سمندِ عزم کو مہمیز کر کے دیکھو تو
نہیں ہے مانعِ کوشش حدیثِ جَفَّ قلم[6]

۱- صبر- جمعیتِ دل - ۲- ناہموار- سخت - رنج دینے والا - خوفناک - ۳- وہ مقام جہاں پہنچنا مشکل ہو- دُشوار گزار- عمیق- مشکل - ۴- فَاصْبِرْ لِحُکْمِ رَبِّکَ وَلَا تَکُنْ کَصَاحِبِ الْحُوْتِ اِذْ نَادٰی وَھُوَ مَکْظُوْمٌ ۶۸ : ۴۸ - پس اپنے خدا کی طرف سے کوئی فیصلہ ہونے تک صبر کر اور مت مچھلی والے کی مانند بن- کہ جب اس نے پکارا اور وہ غصہ و غم سے لبریز تھا - ۵- مصیبت- بلا - ۶- جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا ھُوَ کَائِنٌ - قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا - اس کو لکھ کر قلم سوکھ گیا (جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ - جَفَّتِ الْاَقْلَامُ وَطُوِیَتِ الصُّحُفُ)-

صفات و ذات کی پہنائیاں ہوں جولاں گاہ
کہ مردِ حُر نہ ہو محصورِ تنگنائے عُزَم[1]

فلاح و فوز ہے اَلْقَصْدَ تَبْلُغُوا[2] میں نہاں
کرے جو حد سے تجاوز ہو کام اس کا یُتَم[3]

نہیں ہے بند عطائے خُدا کسی کے لیے
جُدا جُدا ہے اگرچہ مُقدّر و مُقسَّم[4]

ہو مُستفاد بھی علم و ہُنر غریزی[5] بھی
مگر کمال کو لازم ہے محنتِ پیہم

۱- ج عُزْمَةٌ - رشتہ دار - قبیلہ - قوم - ۲ - اَلْقَصْدَ اَلْقَصْدَ تَبْلُغُوا ——
میانہ روی اختیار کرو - تم اپنی مراد کو پہنچو گے (بہت دَوڑ کر چلنے والا
تھک کر گر پڑتا ہے) -
۳ - خراب ، چوپٹ - ۴ - بہرہ ، بخت -
۵ - طبعی - خلقی -

نہیں فروغ خیانت کو، دو جواب اس کا
خرید سکتے ہو زر سے بہار کا موسم؟

بہانہ جُو جو ہے مُستوجبِ عُقوبت ہے
دمِ نبرد دلاور دکھاتے ہیں چَم خَم[1]

ہمیشہ رایتِ ہمت بلند باید داشت
کہ آؤ کون قبولیں نہ درجۂ دوئم

پیمبرانہ بصیرت خُدا جسے بخشے
سرابِ ریگِ رواں کو کہے نہ بحرِ خضم[2]

دیارِ جبر میں ابنِ جُبیر بن کے رہو
بہ مصرِ علم و تمدن بنو بن الہیثم

۱- چمک دمک - پیچ و خم - ۲ - ذخار - وسیع و عریض -

علی الطّویٰ صبروا[1] ہے شانِ حزبُ اللہ
شریکِ زمرۂ ابلیس ہو غلامِ شکم

رہے جو جابر و جائر کے سامنے خاموش
وہ اہلِ علم ہے شیطانِ اَخرس و اَبکم[2]

ہے بے شک الرَّحِم شُجنۃٌ مِن الرّحمان[3]
عُقوق[4] نارِ جہنّم کا ہیمہ و[5] ہیزم

گناہ و ظلم کی کھیتی پنپ نہیں سکتی
علی کو مار کے خود بھی نہ جی سکا مُلجَم

۱- انھوں نے بھوک پر صبر کیا۔ ۲- گونگا۔
۳- ناطہ رحمان کی ایک شاخ ہے۔ یعنی رحمان سے رَحِم نکلا ہے یا رحمان سے اس طرح ملا ہوا ہے جیسے رگیں ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہوتی ہیں۔
۴- نافرمانی، سرکشی۔ ۵- ایندھن، وقود۔

اگر ہو حقّ و صداقت کا ساتھ، اِک پشّہ
گرائے رخشِ تگاور کو ڈال کر پٹّھم[1]

فقط طلوعِ سحر تک ہے چیرہ دستیِ شب
بدل نہ کفر میں کس بل نہ کذب میں دم خم

طبیعتوں کو بناؤ نہ تابعِ شہوات
کہ جاں گُسل ہے کدو کاوشِ فضولِ وَحَم[2]

تمھاری ذات بفحوائے اُخرِجَت لِلنّاس[3]
ہے بہرِ تذکرہ و رہنمائیِ عالم

۱۔ کُشتی کے ایک داؤں کا نام جس میں حریف کے دائیں ہاتھ کی کلائی کو پھرتی سے پکڑ کر اور کہنی کے اندر ہاتھ کا اڑنگا دے کر مروڑ دیا جاتا ہے جس سے حریف کے شانے کا جوڑ نکل جاتا ہے۔

۲۔ الشَّھوۃُ فی کُلِّ شَیئٍ ۔ شھوۃ النِّکاح ۔ شھوۃُ الحُبلیٰ خاصَّۃ ۔ حاملہ کی خواہشِ مفرط (کھانے کی) - ٣

۳۔ کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ اُخرِجَت لِلنَّاسِ تَاْمُرُونَ بِالمَعرُوفِ وَتَنھَونَ عَنِ المُنکَرِ۔ ٣ : ١١٠
بہترین اُمّت ہو تم پیدا ہوئی ہے جو کہ لوگوں کے لیے
حکم تم دیتے ہو کارِ خیر کا اور روکتے ہو امرِ نامعقول سے۔

قیام و سجدہ میں راتیں اگر گزرنے لگیں
ڈھلے وصال کی صُبحِ نشاط میں شبِ غم

ہر ایک شخص جو نامی ہُوا، ہُوا ہے فقط
بہ انقطاعِ علائق، بہ ارتفاعِ ہِمَم

جلیسِ محنت و زحمت ہیں صفوت و نصرت
ملال و ضیق ہیں مقسومِ ملزم[1] و پُرکم[2]

خُدا کے بندوں کو یکساں ہیں نُعمیٰ و بُؤسیٰ[3]
کہ ہیں حُرُوف کی قسمت میں فتح[4] و کسرہ[5] و ضم[6]

١- بے وقوف - سست عناصر - ٢ - پُرکم - بے کار - بے مایہ - بازماندہ و بے کار افتادہ -
٣ - اَلنَّعْماءُ وَالْبَأْساءُ - آرام و خوش عیشی اور محتاجی و افلاس و سختی -
٤ - زبر -
٥ - زیر - ٦ - پیش -

مسافرانِ رہِ آرزو کو راہ کے موڑ
ہیں زُلفِ خم بخمِ یار ہی کے پیچ و خم

تم اپنی اور نہارو[1] نہ اُلجھو اَوروں سے
کر گُن ہیں گیانی کے سنجم[2]، شم[3]، آتمہ سنیم[4]

گلیلہ[5] کم ہیں زمانے میں اور دِمنہ[6] بہت
کہیں فریب کو فطنت، دِکرم[7] کو وِکرم[8]

عبث ہے شکوۂ آلامِ گردشِ ایام
بہ عزم و حزم بنو برگزیدۂ عالم

۱- نہارنا - تاکنا - دیکھنا - نگہبانی کرنا۔
۲- صبر، پرہیز، پاکیِ دل۔
۳- ضبطِ نفس، ویراگ۔
۴- تزکیۂ نفس۔
۵- قانع (گیدڑ)۔
۶- حریصِ جاہ (گیدڑ)۔
۷- فریب۔
۸- جوانمردی، طاقت

نہ دیکھا صاحبِ کرکام[1] کو کبھی ناکام
نہ پایا اہلِ طلب کو کبھی برام[2] و بَغَم[3]

جو اِعمَلُوا[4] کی پئیں مے سبُو سبُو خُم خُم
مزہ دے ان کو گزک کا ملامتِ لُوّم[5]

جو نادم و مُتَنَدِّم ہو بخش دو اس کو
نہیں ہے کوئی بشر بے جنایت[6] و مَلزَم[7]

بروزِ جنگ، سرِ دشمن اَجزَلُ نائِل
بہ امن و عافیت : اَلعَفوُ اَکبَرُ مَغنَم!

۱- طاقت - قابلیت - قوتِ ارادی - ۲ - بے چین، پریشان - ۳- مضمحل - رنجیدہ - کمزور -
۴ - اِعمَلُوا مَا شِئتُم اِنَّہُ بِمَا تَعمَلُونَ بصیرٌ - ۴۱ : ۴۰
جو چاہو کرو تم جو کرتے ہو وہ دیکھتا ہے -
۵ - جِ لائم - ملامت کرنے والے -
۶ - گناہ - تقصیر -
۷ - مَلزَمَة - بدی -

جو خام کار ہیں کرتے ہیں: آہ! آہ! اُف! اُف!
ہوں اہلِ عشق پتنگے کی طرح جل کے بھسم

حدیثِ یوسفِ کنعاں سُنو زلیخا سے
اور اُڑوشی کی زباں سے حکایتِ وکرم

ہوں اہلِ علم و عمل این و آں سے بے پروا
لبوں پہ آئے نہ: لَیتَ[1]، لَعَلّ[2]، لِماذا[3]، کَمْ[4]!

سرِ قبول ہے شرطِ وفا و گردنِ طَوع[5]
ہے رسم و راہِ تقرّب، اطاعتِ بہیم

۱- کاش، کاش کہ۔
۲- شاید۔
۳- کس لیے- کیوں۔
۴- کتنا۔
۵- اطاعت۔

تلاشِ حُسن میں اَلفاظ سے اُلجھنا کیا!
نمودِ رنگ ہے قوسِ قُزَح، دَھنک، کرکم[1]

جہاں مظاہر و آثار پر لگاتا ہے حُکم
دِلوں کے حال سے ہے عَزَّ اِسمُہٗ اَعلَم!

جو مُنکَرات و فواحش سے اِجتناب کرے
کرے نہ ربِّ کریم اُس سے اِحتسابِ لَمَم[2]

دیارِ شوق میں لازم ہے پاسِ حرف و نگاہ
بڑھا جو حدِّ اَدب سے ہُوا سر اُس کا قلم!

۱۔ زعفران۔ اندر دھنش۔

۲۔ صغیرہ گناہ۔ مِنَ الذُّنُوب مادُونَ الفاحشۃ۔ Peccadillos — Venial Sins.

اِذَا قُلْتُ یَوْماً نَوِّلِینِی تَبَسَّمَتْ
وَ قَالَتْ معاذَ اللّٰہ مِنْ نَیْلِ مَا حُرِّم

فَمَا نَوَّلَتْ حتّٰی تَضَرَّعْتُ عِنْدَ ھا
وَ اَنْبَاتُھَا مَا رَخَّصَ اللّٰہُ فِی اللَّمَم

وَضَّاحُ الیُمن

بابِ سوُم

ہے تیری ذات سزاوارِ ہر ثنا یا رب!
کیا ذلیل کو تُو نے جلیل کا محرَم

وہ آفتابِ جہاں تاب ہے مَیں ظُلمتِ شب
ہُوں کیسے اس سے مُلاقی، باوُ چگونہ رسم؟

چراغِ قافلۂ درد ہے دلِ پُر درد
صدف ہے سینے کا گنجینہ دارِ گوہرِ غم

ہجومِ شوق ہے شاعر ہے اور تنہائی
جگر فگار، نفس سوختہ، مژہ پُرنم

خیالِ دوست ہو مہماں تو کس طرح سوؤں؟
پلک جھپکتے ہی اُٹھتا ہوں چونک کر یکدم

ہُوا ہے ایسے سے سمبندھ جس سے انگ نہ ساک
وَلَا تُحِیطُ بِہٖ کَیفٌ لَا تَعَدُّدُہٗ کَمٌ [1]

کیا جو عہدِ وفا اس سے وہ نہ توڑوں گا
جو اپنا دھرم بگاڑے اکارت اس کا جنم

مسلسل آتی ہے آواز لَاتَنَمْ قُمْ [2] کی
کہ ہوں نہ کشف و تجلّی سے بہرہ ورنُوَّم [3]

۱- جو کیف و کم سے ماورا ہے -۲- نہ سو، اُٹھ -۳- بچ نائم - نیند کا ماتا - سوون ہار -

ہے بے نوائی و بے مائیگی متاعِ مری
ہُوں پائمالِ خلائق ، برنگِ نقشِ قدم

گُلِ بہار ہوں لیکن خزاں رسیدہ ہوں
عزیزِ مصرِ سخن ہوں پہ صیدِ سوز و ندم[1]

ہے دانیال ، شہِ بخت نصر کا قیدی
نہیں ہے کوئی غریبُ الدّیار کا ہمدم

نگارِ زیست ہے مسحُور کُن ، کشش انگیز
دکھائے تازہ بہ تازہ و نو بہ نو چَم خَم

عروسِ دہر رِجھائے[2] ، لُبھائے ، بلمائے[3]
اُٹھائے دِل کے سکوں زار میں تموّجِ یَم

۱- پشیمانی - حزن و ندامت - ۲- مائل کرے - ۳- مبہوت کرے - موہ لے -

وہ چُپ چھنال ہے، عفت فروشِ باطن ہے
لِسَانُهَا مَعْسُوْلٌ وَقَلْبُهَا عَلْقَمٌ

زمانہ مُجھ پہ لگاتا ہے تہمتِ عشرت
کرے جو بوالہوسوں کا مقاطعہ، مُلزم

برہنہ بوریہ اور رنگِ خسروی ہے مجھے
نہ شوقِ طاق و طُرُم[1] ہے نہ ذوقِ جاہ و حَشَم

لباسِ ژندہ[2] ہے خلعت گدائے اُلفت کو
هُوَ نَهٰی عَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ[3] الْمُفَدَّمِ[4]

مزاجِ صاف میں ہے چھل کپٹ نہ لاگ لپٹ
ہے مجھ کو میرا کُتب خانہ، قلعۂ محکم

۱- شان وشوکت - غرور ۲- گدڑی، پُرانا، چیتھڑا - ۳- مُزعفر- زعفران میں رنگا ہُوا کپڑا-
۴- کُسم میں رنگے ہُوئے ڈھڈھاتے سُرخ کپڑے پہننے سے آپؐ نے منع فرمایا-

مُفَرِّدُون ہیں اہلِ تبتُّل[1] و تفرید
جریدہ رو کو نہیں احتیاجِ طبل و عَلَم

غرور و فخر و تعصّب، نہ عُجُب[2] و اِستکبار
ہمیشہ مدِّ نظر منزلِ فنا و عدم

سکوت و فکر کی وادی ہے قلعۂ دربند
زباں پہ صَلِّ علےٰ آئے تو کھلے سم سم

۱- سَبَقَ المُفَرِّدُون یا طُوبیٰ لِلمُفَرِّدِین قِیلَ ما المُفَرِّدُون ؟ قال: اَلّذِینَ اھتَزُّوا فی ذِکرِ اللہِ تعالیٰ یا اُھتِرُوا فی ذِکرِ اللہِ تعالیٰ - آنحضرتؐ نے فرمایا مفرّد لوگ آگے بڑھ گئے - یا خوشی اور مبارکبادی ہے مفرّد لوگوں کے لیے - عرض کیا مُفرّد لوگ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی یاد میں جھومتے رہتے ہیں - یا اللہ تعالیٰ کی یاد پر حریص ہیں - بعضوں نے کہا ہے - مفرّد وہ عمر والے ہیں جن کے ہم سن مر گئے - اور وہ اکیلے اللہ تعالیٰ کی یاد کرتے ہوئے رہ گئے - حضراتِ صوفیہ نے فرمایا: مفرّد وہ لوگ ہیں جن کو خداوند کریم کا عشق ہے - ماسوی اللہ سے ان کو کچھ غرض نہیں۔

۱- اللہ کی طرف مائل ہونا - دُنیا سے جُدا ہونا - تجرّد اختیار کرنا - ترکِ دُنیا -

۲- خود پسندی - نخوت و پندار -

ہمالیہ سے کہیں بڑھ کے ہیں عزیز مجھے
صفا و نُور و اُحُد ، صالح و ثبیر و اِضَم

تُو چاہے بارِ خُدایا ! تو کون دخل انداز؟
اٹل ہوں لاکھ قضا و قدر کے حُکم و حُتم[1]

کرے نہ گبر و مسلماں میں فرق فیض ترا
کشادہ ہر مُتنفّس پہ تیرا خوانِ کرم

حفیّ[2] و حافظ و حنّان[3] و مانح و منّان[4]
تری ہی قدرت و تقدیر سے نشُورِ رِمَم[5]

۱- حُتمٌ : فیصلہ - مقدّر　　۲- مہربان　　۳- بخشندہ ، رحیم

۴- بڑی نعمت دینے والا -

۵- بوسیدہ ، گلی سڑی -

(بوسیدہ ہڈیوں میں پھر جان پڑ جانا)

ہے تُو ہی قائم و قیّوم و دائم و دَیُّوم
ہر اسم ہے ترا اسمِ مُعَظّم و اعظم

ہے تُو مُحوِّلِ احوال و کعبۂ آمال
ترے اشارے سے ہے کشفِ مَغرم و مأثم[1]

حجابِ نُور میں مستُور ہے تُو سرتاپا
بشکلِ نَو مُتشکّل ہے ہر گھڑی ، ہر دَم

نہیں ہے تیرے سوا کوئی مَلجا و مَأوٰی
ہیں تیرا فیضِ رواں جوئبار و چشمہ و یم

تُو کارساز و کریم و مُسبّبُ الاسباب
کرے جو ایک نگاہِ کرم تو عینِ کرم

۱- اثم - گناہ ، گناہ کی بات -

نہیں ہے عقل سے بہتر کوئی سر و ساماں
غلامِ دل ہوں اَعُوذُ بِکَ مِنَ المَاثِم[1]

ہوں عقل دوست مگر دل کے ہاتھوں بے بس ہوں
یہ نامراد ہے صورت پرست و عبدِ صنم

وَمَا اُبَرِّیُٔ نَفْسِیْ وَلَا اُزَکِّیْھَا[2]
نہیں ہوں یوسفِ کنعاں پہ ہوں رہینِ تُہَم[3]

ہے بال بال گنہگار، لَا تُوَاخِذْنِیْ![4]
ہے مردافگن و مُزمن[5] شرابِ تیزِ مَنَم[6]

۱- اثم - گناہ، گناہ کی بات۔
۲- نہ میں اپنے نفس کی برأت کرتا ہوں اور نہ اس کی پاکی کا مدّعی ہوں۔
۳- ج تہمت
۴- قَالَ لَا تُوَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِیْتُ ۱۸ : ۷۳ وہ بولا مری بھول پر مت پکڑ تو مجھے
۵- دیرینہ - ۶- اَہَم مَنِی Das Ich — Iamness

لبوں پہ ہے یہی تسبیح : لَا تُزِغْ قَلْبِی![1]
ہے دشتِ شوق میں ہر گام جان کا جوکھم

ہُوں گرچہ بے عمل و بے دماغ و بے توفیق
درونِ سینہ دلِ دردمند می دارم

نہیں ہے اوج و امارت کی آرزومندی
یہ دل ہے خالصتہً مُشتریِ[2] فکر و فہم[3]

تُو میرے نامۂ اعمال کو نہ دیکھ ، یہ دیکھ
غلامِ حلقہ بگوشِ حبیبِ پاکِ توام ۳۹۰

۱- میرے دل کو کجی میں نہ کر مبتلا - کر نہ تُو میرے قلب کو گمراہ - تُو میرے قلب کو گمراہ مت کر -
اَللّٰھُمَّ زِدْنِی عِلْمًا وَّلَا تُزِغْ قَلْبِی بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنِیْ وَھَبْ لِی مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً
اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّاب (حِصْنِ حصین)
۲- خریدار - ۳- فہم -

نہ فقر و قلّت و ذلّت کے کر حوالے مجھے
اَنَا اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اَظْلِمْ اَوْ اُظْلَم[1]

دلِ سلیم و رہِ مستقیم و عزمِ صمیم
ہو ان کے ساتھ عطا، دولتِ ثباتِ قدم

اگر پیوں تو پیوں خود کشید و خانہ ساز
پیالہ حنظل و سم کا ہے مجھ کو ساغرِ جم

زمانہ میرا مخالف ہے، کیوں نہ ہو آخر
کہ ملکِ مدّعیانِ ہنر ہے مُلکِ اَضَم[2]

ہے مجھ میں تیز روی میرِ کارواں کی سی
ہوں کیوں نہ مجھ سے خفا ہمرہانِ سُست قدم؟

۱۔ میں تیری پناہ لیتا ہوں اس سے کہ میں (کسی پر) ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔ ۲۔ کینہ، حسد، غصہ

مَیں اپنی آگ میں جلتا ہوں مثلِ موسیقار[1]
الم پرست کو ہے مایۂ نشاطِ اَلَم

ہمیشہ مستِ شرابِ الست رہتا ہُوں
ہو مجھ پہ کیا اثر اندازِ گردشِ موسم؟

ہو کیسے روشنیِ مستعار پر قانع
وہ مُشتِ خاک کہ ہے خالقِ ضیا و ظُلَم[2]؟

وہی ہے نقش گرِ فن، ہو جس کی طینت میں
اِبا و کبرِ عزازیل و توبۂ آدم

سخن گواہ ہے صاحب قرانیِ دل کا
ہجومِ فکر کے باوصف ہُوں قلیلُ الہَم ۴۰۰

۱- ققنس - Phoenix ۲- ج ظلمت

جسے حقیقتِ لا کا نصیب ہو عرفاں
بہ عُسر و یُسر[1] بگوید سپاس و شکرِ نعم

اَکَل کھُرا[2] مجھے کہتے ہیں زر کے زُنّاری
بہ خود پرستیِ شاں ساختن نمی تانم[3]

نہ میرے کیسے میں پیسے، نہ علم دامن میں
سمجھ میں کچھ نہیں آتا ہوں سوچ میں چہ کنم؟

ہے ان کی رُوح غلام اور میرا جسم فقط
ہمیشہ نکلے زباں سے مرے: ہری شَرنَم!

پُکارتا ہُوں عزا خانۂ عناصر میں:
کوئی انیس! کوئی آشنا! کوئی محرم!

۱- سختی و فراخی - ۲- روکھا - دماغ دار - اکھڑ مزاج - کھُرا - سخت - اکیلا کھانے والا - آپ سوارتھی - جلاتن بے فیض - ۳- توانم

مَیں صُبح و شام مُعلّق ہُوں بَینِ خوف و رجاء
کبھی زباں پہ ہمیَم[1] ہے کبھی نوائے نَیَم[2]

میانِ مسجد و میخانہ ہوں مَیں سرگرداں
جو کُوزہ گر کے نہ کام آئے کیا ہُوں پَرِدہ مُرَم[3] ؟

پڑھوں گداختن و سوختن کا باب مدام
کرِ دمبدم زتلوّن، اسیرِ دامِ نُوَم[4]

جیسے ہو تو نس اسے بار بار پیاس لگے
کہاں ہے بحرِ حقائق ؟ کہاں ہے ابرِ کرم ؟

دلِ برشتہ میں جلتی ہے شمعِ دیدۂ تر
ہے جانِ قالبِ فن، یہ رفاقتِ تف و نَم ۱۰/۴

۱- من ہستم - ۲- من نیستم - ۳- بجری - مٹّی - ۴- نَواَم -

بہار میں نظر آتا ہے پرتوِ پائیز[1]
ترِ لباسِ عروسی ہے کسوتِ ماتم

کبھی عدیلِ عنا ہوں، کبھی حریفِ فرح
کبھی جلیسِ طرب ہوں، کبھی ندیمِ ندم[2]

کبھی شریکِ اسف[3] ہوں، کبھی رفیقِ سرور
ہیں میرے چہرے کے دو رنگ، زعفران و بقم[4]

حریفِ پشکن و سوفوکلیز و کالیداس
ندیمِ غالب و اقبال و شمس تبریزم

شریکِ بزمِ فسوں رنگِ حافظ و خیّام
زہیر و نابغہ و ذو القروح کا ہمدم

۱- خزاں - پت جھڑ - ۲- رنج ندامت - ۳- افسوس، تاسف - ۴- سُرخ رنگ کی لکڑی —— Brazil Wood — بکم - عندم -

منادمت مری چاہے جذیمۃُ الاَبرش
ہُوں مَیں بھی مثلِ مُتَمّم کے شاعرِ مُفخم

فرشتے ان کی زباں سے کلام کرتے ہیں[۱]
ہیں شامل اہلِ ہُنر میں مُکَلَّم و مُلہَم[۲]

کبھی ہُوں کوہِ گراں اور برگِ کاہ کبھی
زگفتگوئے پریشانِ خود پریشانم

ہُوں خوش عقیدہ، بہ تقلیدِ غوثِ جیلانی
بہ گردنِ شعرائے زماں نِہَم پایَم[۳]

۱- محدَّث - جس سے فرشتے بات کریں۔ ۲- جس کو الہام ہو۔

۳- وَاقدامی علی عُنُقِ الرِّجالِ ——— قصیدہ غوثیہ

قدمی هٰذِہٖ علیٰ رقبۃِ کُلِّ وَلیِ اللہِ

ابھارتا ہے تعلّی پہ نفسِ نافرجام
ہوں ورنہ بے ہُنر و بے سواد و لایَعْلَم

کہاں مسائلِ دفتر، کہاں مذاقِ سخن!
ہے تیرے فضل سے یہ امتزاجِ شعر و خدَم[1]

مَیں کر رہا ہوں اسے نوش جبراً و قہراً
نہیں ہے مجھ سے نہاں، زہر ہے مشوبِ[2] دَسَم[3]

ہے بے نیاز نعیم و جحیم سے عاشق
عطا کر اس کو مقاماتِ علمِ نون و قلم[4]

۱- جِ خدمت ۲- آمیختہ، مخلوط۔
۳- چکنائی، چربی۔
۴- نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۶۸ : ۱
قسم ہے قلم کی اور اُس چیز کی لکھنے والے جسے لکھ رہے ہیں۔

مکاشفات و منامات کا ہو کیوں نہ یقیں
مَیں سُن رہا ہوں وہ نغمے جو ہیں ابھی اَجَنَم[1]

جو آنچ سینے میں ہے سنسنانے لگتی ہے
دِلائے یادِ دلارام، ذکرِ بان و عَلَم

سجا رہا ہوں اسی شوخِ دلستاں کے لیے
رواقِ سینۂ روشن میں شعر کا البم

فراخنائے معانی ہے میری جولاں گاہ
کروں حقائقِ اشیا بنوکِ خامہ رقم

ہُوئی طبیعتِ جِدّت پسند مجھ کو عطا
جہادِ تیغ نہیں مَیں کروں جہادِ قلم

۱۔ ناآفریدہ

خرد میں بسکہ ہے دیوانگی کی آمیزش
مری نوا میں ہے آوازِ زیر و نغمۂ بم

ڈروں عذاب سے اُمّید رکھوں رحمت کی
دھروں نہ آگے کبھی جادۂ ادب سے قدم

پئے وظیفۂ تدریسِ حکمتِ ادریس
ملازموں کی طرح مستعد رہوں ہر دم

طفیلِ مدح ہُوا نام مشتہر میرا
بنی صدائے جرس میری کاوِ کاوِ قلم

اگرچہ لوگ سمجھتے ہیں اَشعَرُ الشُّعَراء
کلیم وار ہوں تمتام[1] و اَلکَن[2] و مُفحَم[3]

۱- توتلا - ۲- ہکلا - ۳- جواب نہ دے سکنے والا - خاموش کردہ - لاجواب -

ہُوئے ہیں شیر و شکر محض فضلِ ربّی سے
مرے مزاج میں سحر و بیان و شعر و حِکَم[1]

زَعُوم[2] کو یہ زمانہ زَعیم[3] کہتا ہے
شُوَیعر و مُتَشاعِر کو شاعرِ اعظم

کہاں مُفکّر و علّامہ، مردِ عامّی[4]
جُز ایں قدر کہ نوا سنج و عاشق و مستم

ہے خضرِ راہ مری، میرے دل کی موسیقی
وگرنہ مجھ کو کہاں درکِ مُعرَب[5] و مُعجَم[6]!

۱- جِ حکمت - اِنَّ مِنَ الْبیانِ لَسِحْراً وَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْماً (وَ قِیْلَ لَحِکْمَةً اَوْ حِکْمَةً) ــــــ رسُولؐ - ۲- ہکلا - ۳- قائد، سردار- غارم- ضامن- -(زعامت = سیادت - ریاست)

۴- Layman

۵- وہ لفظ جس پر اعراب دیا گیا ہو-

۶- حرفِ منقوط ــــــ قاموس-

نہیں ہُوں ابنِ ولید، اس کا ہُوں مگر ہمنام
وہ اہلِ سیف تھا خالد، مَیں خالد اہلِ قلم

جگر کے خون سے شمعِ خیال ہے روشن
یُونہی تو شعر نہیں ہے مُحکّک و مُحکَم

سوائے عشق کے ہر چیز بارِ خاطر ہے
بنامِ پاکِ محمدؐ، بحقِ لوح و قلم! ۴۴

فقیرِ راہ نشیں ہوں ہے دل غنی میرا
ہمیں ہے منع نقیر[1] و مُزَفّت[2] و حَنتَم[3]

۱- چوبیں برتن - کھجور کی لکڑی کو کھود کر اس کو پیالے کی طرح بنا لیتے ہیں - اس کو نقیر کہتے ہیں۔ اس میں نبیذ بھگویا جائے تو جلدی نشہ پیدا کرتا ہے۔

۲- رال مَلے ہُوئے برتن۔

۳- سبز لاکھی گھڑے - نَهَىٰ عَنِ الْاِنْتِبَاذِ فِی الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِیْرِ ——
آنحضرتؐ نے کدو کی تونبی اور سبز لاکھی گھڑے اور رال مَلے ہوئے برتن اور چوبیں برتن میں نبیذ بھگونے سے منع کیا۔

دُعا ہے عاجز و عاصی کی : اَعْطِنی سُؤلی!
کر اپنے دامنِ رحمت میں سَیِّئات[1] کو ضم

کروں کسی سے مَیں تیرے سوا نہ راز و نیاز
کہ اے ز وصفِ تو الکن[2] زبانِ تحسینم!

چساں حضورِ تو آیم بہ عرصۂ محشر؟
بجز سیہ ورقے نیست دفترِ عملم

فقیرِ عشقم و مستغنیِ سر و ساماں
"دلیست سوختہ از عشقِ مصطفیٰ دارم"

حدیثِ دوست کی تکرار ہے وظیفۂ دل
"روایحِ[3] صلوات است مایۂ نفسم"

۱- بُرائیاں -۲- جس میں لکنت ہو -۳- ج رائحہ - خوشبو - مہک -

کمینہ خادمِ خُدّامِ عاشقانِ رسُول
ہے نعت و نامِ نبی، مایۂ مُباہاتم

نفَس نفَس صلوات و سلام اس پہ پڑھوں
کہ ذکر و فکر و صلاتم، سلام و صلواتم

عُبَیدِ[1] عشق کو پروائے ننگ و نام نہیں
مَرُوں تو غم نہیں، زندہ رہوں تو لَمْ اَنْدَمْ[2]

ہے بانوائی کے باوصف بے نوا خالد
فغاں کہ تشنہ دہانست ساحلِ بحَرم

کیا خراب و ہلاک اس کو سَوْفَ اَفْعَلُ[3] نے
بحِل کر اس کی خطا، رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ!

۱- عبد (غلام) کی تصغیر - ۲- نادم نہیں - ۳- تسویف - ٹالنا - عنقریب کروں گا -

ہمیشہ ہونٹوں پہ آتی[1] لگک شَہَادۃ؟ ہے
دلِ عزیز ہے جاں دادۂ جہادِ وَرِزم[2]!

بنا اسے تُو علمدارِ ملّتِ بیضا
مثالِ جعفر و عبّاس و مُصْعَب و اَرقم!

ہر ایک لمحے پہ مُہرِ دوام ثبت کرے
وہ قبل اس کے کہ ہو رہگرائے مُلکِ عدم!

۱- ؏ نہیں ہے مرگِ شہادت نصیب میں تیرے
۲- رَزم۔

بابِ چہارم

فتور و مفسدہ برپا ہے رُبعِ مسکوں میں
مچا ہے کارگہِ شیشہ گر میں اک اُدھم

شرابِ ناب سے ارزاں ہے خونِ انسانی
لہو ترنگ سے سرخوش ہے مادرِ قشعم[1]

جہاں میں عام ہیں باوصف اِدّعائے عفاف
نِفاق و نخوت و ظلم و فساد و کین و نقم[2]

۱- اُمِّ قشعم : اَلحرب ، اَلدّاھِیَۃ ، اَلْمِنیّۃ - ۲- ج نِقمت - کینہ - تکلیف

کہاں ہیں لوگ زمانے میں قابلِ صحبت؟
اگر ملے تو فَھُم مُثقلُوں مِن مَغرَم

نہیں ہے ضامنِ یکجانی قربِ جسمانی
حرم میں رہ کے بھی رہتے ہیں لوگ نامحرم

ہیں سخت اہلِ زمانہ کے ایسے رسم و رواج
شکستِ ذات کا باعث ہوں ٹیبو و ٹوٹم

لگے ہیں پہرے ضمیر و زبانِ انساں پر
کھلا خلیفۂ ارضی کی برتری کا بھرم

کہیں ہے ابرہہ اَشرم سے سابقہ اس کو
ستیزہ جُو کہیں سحرِ لَبید بن اَعصَم

۱- دبے ہوئے۔ تاوان سے۔ ۲- Taboo ۳- Totem ۴- نکلتا۔

سنے تو کون سنے نالہ ہائے سوختگاں؟
جسے ملو وہی بیزار و بیدل و بے دم

نہ اہلِ مدرسہ میں استقامتِ حنبل
نہ اہلِ میکدہ میں ہمتِ ابو الہیثم

نمونہ فقر و جوانمردی و فتوت کا
ہو کوئی عنترہ، کوئی ربیعہ بن مکدم

غرور و نخوتِ نو دولتاں سے ہیں دل تنگ
کہاں ہے حاتمِ طائی ــــ نبیرۂ اخزم؟

ہیں خالی حرف ــــ وفا و صداقت و عزت
ہوں کیوں نہ اہلِ دل آشفتہ و غمین و دژم؟

یہ سرزمیں وہ عجوبہ دیار ہے کہ جہاں
فریب و جہل مکرّم ہیں علم دفن مُلجَم

حساب کا ہو یقیں جس کو مال جمع کرے؟
کسی شکم کو نہیں پاسِ عفّتِ مطعم!

یہ وُقرِ آدمی؟ اے ربِّ مشرق و مغرب!
یہ حشرِ اہلِ امانت[۱]؟ اے اکبر و اعظم! ۴۷۰

چلائے دینِ الٰہی بقوّتِ شمشیر
عدوئے دینِ محمّدؐ ہے اکبرِ اعظم

۱۔ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۝
کی امانت پیش ہم نے آسمانوں اور زمیں اور کوہساروں پر، کیا انکار پس اس کے اُٹھانے سے انھوں نے اور اس سے ڈر گئے اور اُٹھایا بوجھ یہ انسان نے (اور اس کو اپنے ذمّے لے لیا انسان نے) وہ ہے بے شک سخت ظالم انتہا کا ناسمجھ

دیا ہے کس نے حقِ انساں کو کبریائی کا
ز روئے عدل ہر اَمر ہے از ظلم و غشم

دل و نظر کا سفینہ ہے تو تہ و بالا
ہے انتظامِ معیشت تو درہم و برہم

بنائے مَردوں کو بیگانہ گھر سے پَر ناری[1]
زناں کو ذوقِ تفرُّج بنائے خَصمِ خصم[2]

میاں ہے کَوتکی[3]، آنکھیں لڑائے پاتُر[4] سے
چراغِ محفلِ رقص و سرود ہے بیگم

دکھائیں شب کو علی الرَّغم حامیانِ حجاب
بناتِ نیل، بناز و کرشمہ، رقصِ شکم

۱- پرائی عورت - زنِ بیگانہ - ۲- دشمنِ شوہر - ۳- دل لگی باز - کھلاڑی - دل بہلانے والا -
۴- کنچنی - طوائف - ویشیا -

چہار سُو ہے نگارانِ لالہ رُو کا ہجوم
بریدہ گیسو و بالا بلند و عنبر شم

ذوی الفُروج کی ہر بات ہے فریب آمیز
(دروپدی کا اگن کُنڈ سے ہُوا تھا جنم؟)

جو بُل کی لیتے[1] تھے نوکر ہُوئے ہیں ہانجی کے
جو ہاں میں ہاں نہ ملائے، گنوائے اپنا بھرم

ہے خُو کمینوں کی لاف و گزاف و شور و شغب
بلند بانگ ہوں سب ناکس و ذمیم شیَم

ہمہ انانیّت و مُطلَقُ العِنانیّت
نشاں صلیب کا گردن میں لب پہ ذکرِ صنم

۱- تعلّی کرنا - اِترانا - دُون کی لینا

کریں اُریب[1] کی باتیں کمینے قابوچی[2]
ہے اُن کے سامنے بس اپنا پیٹ، اپنا کُٹم[3]

نلجّے، مطلبی، لُشنی[4]، بِلاسی[5]، رسیا[6]، چھیل[7]
بدن پرست، ہوس باختہ، ذمیم[8]، شِیَم[9]

تن ایرکھا[10] سے جلے، من کو جھانج[11] چین نہ دے
قماش و نُقرہ کا گھر میں لگا ہے گرچہ اٹم[12]

نہ ہان لابھ[13] کی پروا، نہ غم جَس اَپجَس[14] کا
رہا پسند ہمیشہ سے رُوپ کو رُوپَم[15]

۱- پیٹواں - چھل بٹّے کی، ایچ پیچ کی، فریب کی باتیں - ۲- سفلہ، مفسد، بدذات، موقع سے فائدہ اُٹھانے والا - ۳- کٹمب، قبیلہ، خاندان، کُنبہ، خویشاوند - ۴- لُچّا لفندرا، اوباش - ۵- بِلاسی، شہوت پرست - ۶- عیاش - ۷- چھبیلا، چھَیلا، رنگیلا، البیلا، بانکا - ۸- قابلِ مذمت - ۹- خِصال - ۱۰- ایرشا - حسد - عداوت - رقابت - ۱۱- غصہ - خواہشِ مفرط - ۱۲- ڈھیر - ۱۳- نفع نقصان - ۱۴- نیک و بد - شہرت و بدنامی - ۱۵- چاندی -

بنا ہے شہ کا مصاحب، ہر ایک بل بھکوا[1]
بہ چشمِ جاہ، بہ اُمیدِ مشرب و مَطعَم[2]

اَدب کا حِصن[3] مُمَنّع[4] ہے مُلکِ بے اَدباں
ہے کاروبارِ گلستاں، حوالۂ اَخشم[5]

بجار[6]، اُول جلُول، اَدل فَول بکتے ہیں
ہیں شرم و خوف سے عاری اُٹھائی گیرے[7] لُشم[8]

بشر کے بھیس میں پھرتے ہیں افعی و کژدُم[9]
شکارِ برّۂ[10] معصوم کرتے ہیں ضَیغم[11]

۱- بولہوس - بوبک - ۲- اکل و شرب - خورد و نوش - ۳- قلعہ - ۴- مضبوط، مستحکم۔
۵- جس میں سونگھنے کی قوّت نہ ہو۔
۶- سانڈ - مسٹنڈا - ۷- چور - ۸- بد - فرومایہ۔
۹- بچھُو، عقرب - ۱۰- بکری یا ہرن کا بچّہ - بُزغالہ، ہرنوٹا۔
۱۱- ایال دار شیر ببر۔

بہ تیر جست جھپٹتے ہیں فاختاؤں پر
فضا میں اُڑتے ہوئے ہیشم[1] و عقاب و رخم[2]

وہ شاہزادۂ ملکیاولی کے ہوں احکام
کہ ارتھ شاستر چانکیہ مُنی کے نیم[3]

بتا کے ملک و سیاست کو آلۂ تعذیب
بنائیں بندۂ آزاد کو عُبَیدِ درم

ہے کد ہلال سے زُنّاری و صلیبی کو
ہے تال میل کلیسا و دیر میں باہم

ہیں دونوں ہم قدح و ہم نورد و ہم سوگند
ہے ان میں قدرتی سمبندھ[4] من لگن، اُپگم[5]

۱۔ شکرا ۔ ۲۔ گِدھ ۔ ۳۔ قانون، قاعدہ، دستور، عہد ۔ ۴۔ تعلق ۔ ۵۔ رضامندی، قربت، تعلق، معاملہ ۔

نگینِ جم کو کفِ اہرمن میں دیکھ کے بھی
نہ کیوں سیاستِ رُوباہ سے ڈرے ضیغم؟

خُدائے واحد و جَلّ جَلالُہٗ کے خلاف
ہے کُفرِ ملّتِ واحد، مخاصِم[1] و مُغرَم[2]

پیالہ زہر کا دیتے ہیں کہہ کے آبِ حیات
ہے رام نام زباں پر، بغل میں ایٹم بم

بہائیں خونِ مسلماں کا رام رام بھجیں
ہیں بے قصاص و دیت کشتگانِ تیغِ ستم

ہیں وضع قطع سے جوگی، نیوگی[3] اندر سے
کھنچا ہے قشقہ[4]، لگا ہے تلک، بنا نا قم

۱۔ دشمن۔ ۲۔ مفتون و فریفتہ۔ ۳۔ نیوگ۔ قدیم آریوں کا ایک رواج جس کے مطابق اگر کسی عورت کا شوہر نہ ہو۔ یا اس سے اولاد نہ ہو۔ تو وہ اپنے دیور یا اپنے شوہر کے کسی ہم گوتر سے اولاد پیدا کرا لیتی تھی ——— ایام جاہلیت میں عربوں میں بھی یہ رسم تھی۔ جسے استبضاع کہتے تھے۔ ۴۔ نشان (ماتھے پر)۔

پتمبر اوڑھے ہوئے، سر پہ رکھے مور مکٹ
صنم تراش، پرستارِ یونی و لنگم

بدن پہ راکھ ملے، ڈالے کان میں مُندرے
صنم کدے میں برہمن بجائیں مردنگم[١]

زمانہ ساز، دغل باز، افترا پرداز
لئیم کہتے ہیں وشواش گھات[٢] کو سُشیم[٣]

سحر پرست کو دے مکر چاندنی[٤] دھوکا
پرپنچیت[٥] کے لیے تو سُود مند ہے وِبھرم[٦]

١- مِردنگ - پکھاوج -
٢- احسان فراموشی، دغابازی -
٣- پرہیزگاری - خُدا ترسی -
٤- وہ چاندنی جس پر صبح کا دھوکا ہو -
٥- فریبی -
٦- انتشار، شک و شبہ - غلطی - ہنگامہ - طوفانِ بدتمیزی -

کُکَرم[1] چھوٹے نہ جب تک، چھٹے نہ دل کا گرہن

ہزار جاپ کرے اوم[2] کا اگرچہ اَدَم[3]!

۱- بُرا کام - فعلِ بد -

۲- مقدّس کلمہ { اَ وشنو / او شیو / م برہما }

۳- کمینہ - حقیر - کم قدر

بابِ پنجم

ہے تیری سُنّتِ پایندہ کا نشاں یارب!
قضائے مُبرم و تقدیرِ متقن و مُحکم

حقیقتاً وہی وحدت ہے جو ارادی ہے
ہے جو نتیجۂ حُبّ و وِفاق و وُدّ[1] و لدم[2]

ہے ہر نفس جمعَ اللہُ شملَھُم[3] کی دُعا
کہ اِفتراق سے قومیں بنیں سُبک، اَبھرم[4]

۱- مودّت - محبّت - ۲- عزّت - قرابت - ۳- خُدا ان کو ملائے یا ان کے کاموں کو درست کرے۔
۴- اَ نفی کا - بے اعتبار - بے قدر - بے عزّت -

امامِ مُتّقیاں ، یاخُدا ! بنا ہم کو
دل و زباں بھریں تیرا ہی دم ہے جبتک دَم

ہے ان کو کاسۂ سم جامِ زرنگارِ رحیق
نصیبِ سوختہ جاناں ہو جُرعۂ زمزم

سکونِ قلب کہاں اہلِ دل کی قسمت میں
۵۱۰ تمام عمر رہیں مبتلائے رنج و الم

ہے اعتبار پہ دار و مدارِ کارِ جہاں
یہی ہے فخر، غلامانِ شہریارؐ ہیں ہم

یہی دُعا ہے الٰہی ! بنامِ پاکِ نبیؐ
۵۱۲ دیارِ پاک رہے دائماً خُوش و خُرّم !

- خالد کی شعر گوئی ایک طرف کلاسیکی عرب شاعری کی بے باکی لیے ہوئے ہے۔ دوسری طرف سنجیدگی اور تفکّر میں اس کے ڈانڈے غالب اور اقبال کے شعر سے جاملتے ہیں۔ ——— ابن انشا

- خالد نے مناسبتِ مقام کا لحاظ رکھ کر اردو لفظوں کے ساتھ کئی دوسری زبانوں کے لفظوں کی آمیزش اس خوبی سے کی ہے کہ زبان کی وسعت میں اضافہ ہوگیا۔ یہ انتخاب و اختلاطِ الفاظ ہر شخص کے امکان میں نہیں ہے۔ ——— سیّد مسعود حسن رضوی

- خالد نے اردو شاعری کو ایک نیا رُخ دیا ہے، باعظمت، شاندار، لطیف اور دلکشا، ان کی جامع شخصیت، ان کی ہمہ گیری اور قادر الکلامی اور ان کی ذہانت ان کی تصانیف کے ہر صفحے پر جلوہ گر ہے۔
خالد زندگی کو، محبت کو اور خوشی کو باا ثر آواز عطا کرتے ہیں۔ وہ رُوح کے مصوّر ہیں، وہ حُسن کے پیغمبر ہیں۔ ——— حامد اللہ افسر میرٹھی

- اس وقت اردو شاعری میں عبد العزیز خالد کے سوا کوئی شخص ایسا نہیں، جو عصرِ حاضر کی کش مکش سے نبرد آزما ہونے کی صلاحیّت رکھتا ہو۔
——— پروفیسر عبد المغنی

- وُہ ایک خلّاق شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ موسیقی کے لحنوں کا ادراک بھی رکھتے ہیں۔ متعدّد زبانوں کے نبض شناس ہیں اور ان زبانوں کی روایات و تلمیحات کے ذریعے اپنے کلام میں رنگ بھرنے کا ہُنر بھی جانتے ہیں۔
——— ڈاکٹر فرمان فتح پوری

- وہ ضعیف، فکر مند اور پُر تشکیک لَے سے الگ ہوکر اُردو شاعری کو ایک بارعب نوا، ایک پُر شوکت لہجے اور توانا آواز سے بانصیب کرتے ہیں، جس کی مخصوص صوتی فضا ہی عظمت و شکوہ کی ترجمانی کے لیے کافی ہے۔ ایک لحاظ سے یہ نواظفر علی خاں، اور اقبال کی شعری فضا کی تجدید مع اضافہ ہے ——— یہ عظمتوں کی دنیا ہے، رُوحانی عظمتوں کی دنیا۔ ——— ڈاکٹر سیّد عبد اللہ

- نہایت وسیع مطالعے، بے مثل شعری استعداد، کامل فنی یکسوئی اور بے پایاں دردِ ملی کی بے مثال یکجائی خالد سے ایسا کام لے گی جو نہ صرف ہماری ادبی تاریخ بلکہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی تاریخ میں اسے ایک لازوال مقام دے جائے گی میرا یقین ہے کہ ہمارا نابغہ خالد بھی قدرت کے کسی مقصدِ جلیل کی تکمیل کا ذریعہ بننے والا ہے۔ ——— پروفیسر ارشاد احمد حقانی